# SENATE OF PAKISTAN

# SENATE DEBATES

*Wednesday, June 11, 2008*

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty eight minutes past eight in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

---------------------

*Recitation from the Holy Quran*

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

ما یفتح الله للنّاس من رّحمة فلا ممسک لها وما یمسک فلا مرسل له من بعده وهوالعزیز الحکیمO یایّها الناس اذکروا نعمت الله علیکم هل من خالق غیرُالله یرزُقُکم من السمآء والارض لآ اله الاّهو فانّی توفکونO

ترجمہ: جن لوگوں پر اللہ اپنی رحمت کھول دے کوئی اسے بند نہیں کر سکتا اور جسے وہ بند کر دے تو اس کے بعد کوئی کھولنے والا نہیں اور وہ ہی زبردست حکمت والا ہے۔ اے لوگو اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو تم پر ہے بھلا اللہ کے سوا کوئی اور بھی خالق ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہو اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں پھر کہاں الٹے جا رہے ہوO

# SENATE OF PAKISTAN

# SENATE DEBATES

*Wednesday, June 11, 2008*

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty eight minutes past eight in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

----------------------

*Recitation from the Holy Quran*

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

ما یفتح الله للنّاس من رّحمة فلا ممسک لها وما یمسک فلا مرسل له من بعده وهوالعزیز الحکیمO یایها الناس اذکروا نعمت الله علیکم هل من خالق غیرُالله یرزُقُکم من السمآء والارض لآ اله الاّهو فانّی توفکونO

ترجمہ: جن لوگوں پر اللہ اپنی رحمت کھول دے کوئی اسے بند نہیں کر سکتا اور جسے وہ بند کر دے تو اس کے بعد کوئی کھولنے والا نہیں اور وہ ہی زبردست حکمت والا ہے۔ اے لوگو اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو تم پر ہے بھلا اللہ کے سوا کوئی اور بھی خالق ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہو اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں پھر کہاں الٹے جا رہے ہوO

( سورۃ ۲۲ فاطر ۲ تا ۴ )

جناب چیئرمین : جزاک اللہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ال لھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔

جی رضا صاحب -

Point of Order: Attack on Mehmand Agency by American led forces.

سینیٹر میاں رضا ربانی : ( قائد ایوان )۔ جناب چیئرمین صاحب ! آج ایک نہایت ہی unfortunate incident ہوا ہے مہمند ایجنسی میں ----

( مداخلت )

سینیٹر میاں رضا ربانی : جناب ! اگر میں پہلے -----

جناب چیئرمین : جی رضا صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی : مہمند ایجنسی میں امریکی led forces کی بمباری سے ۳۵ سے زائد پاکستانی شہید ہوئے ہیں جن میں گیارہ جوان اور غالباً ایک افسر شامل ہے ۔ آپ سے میری گزارش ہوگی کہ ان کے لیے پہلے فاتحہ کر لیں ۔

- جناب چیئرمین : مولانا گل نصیب خان صاحب -

سینیٹر کامل علی آغا ( قائد حزب اختلاف ) : فاتحہ سے پہلے میں بات کرنا چاہتا ہوں --

جناب چیئرمین : جی آغا صاحب -

سینیٹر میاں رضا ربانی : جناب ! بات تو ہم سب کرنا چاہ رہے ہیں لیکن پہلے فاتحہ تو کر لیں---

سینیٹر کامل علی آغا : فاتحہ بعد میں کی جائے پہلے جناب ! بات کر لی جائے ۔ کوئی بات نہیں ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی : جناب ! پہلے فاتحہ کر لی جائے ----

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سب بول لیں۔ایک سکینڈ، اگر ہاؤس اس پر discussion چاہتا ہے تو میری یہ request ہے کہ یہ Finance Bill lay کرکے اگر آپ بات کرلیں۔بالکل you can, نوید قمر صاحب کو ہم فارغ کرکے اس کے بعد جو ہے-----

(مداخلت)

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین! پہلے جو طریقہ کار چلتا رہا ہے وہ یہ ہے کہ پہلے بات ہوتی ہے اس کے بعد فاتحہ خوانی ہوتی ہے۔ضرور کروائیں گے لیکن اتنی جلدی کیا ہے۔ہم بات کرنا چاہتے ہیں اور یہ تمام ممبران بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: میں یہی کہہ رہا ہوں کہ بات کریں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: ہم کہہ رہے ہیں کہ اگر یہ---

جناب چیئرمین: یہ جو Finance Bill ہے اس کو lay کرکے تاکہ یہ فارغ ہو جائیں and then you can discuss, this is what I am saying.

سینیٹر کامل علی آغا: دیکھیں یہ اتنی اہمیت کا حامل issue ہے کہ اس کے اوپر میں سمجھتا ہوں کہ پہلے بات کرلینی چاہیے۔ اگر یہ فاتحہ پہلے کروانا چاہتے ہیں تو فاتحہ تو جناب! قومی اسمبلی میں بھی ہوگئی ہے-----

سینیٹر میاں رضا ربانی: بات کرکے اس کے اوپر----

جناب چیئرمین: فاتحہ کے اوپر کونسی بات ہے جیسے آپ چاہیں گے، میں تو discussion کی بات کر رہا ہوں کہ اگر بل lay کرکے اس کے بعد وہ---

سینیٹر میاں رضا ربانی: اگر آغا صاحب اس پر point scoring کرنا چاہ رہے ہیں تو بے شک کرلیں۔

سینیٹر کامل علی آغا: Point scoring کی کیا بات ہے۔اگر ہم بات کریں تو یہ point scoring ہے یہ کیا بات ہے----

جناب چیئرمین: اگر بولنا چاہتے ہیں تو بول لیں۔ بولیئے---

سینیٹر میاں رضا ربانی: پہلے بات کرنا چاہتے ہیں۔ بعد میں فاتحہ کرنا چاہتے ہیں کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: فاتحہ تو جیسے ہاؤس کہے گا ویسے ہی کر لیں گے۔ بے شک بولیں۔ میرا point صرف یہ تھا کہ Finance Bill lay کرکے پھر discussion کر لیتے ہیں۔ میں صرف یہ عرض کر رہا ہوں۔

(مداخلت)

سینیٹر کامل علی آغا: جناب! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل ایک نیا اور انوکھا طریقہ کار ہو گا کہ بات ہم بعد میں کریں اور فاتحہ پہلے کر لیں۔

جناب چیئرمین: فاتحہ کی تو کوئی بات ہی نہیں ہے۔ فاتحہ بے شک بعد میں کریں گے۔ بات کر لیں۔ میں نہیں کہہ رہا کہ فاتحہ کر لیں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ Finance Bill کے بعد کر لیں۔ میں اس کی بات کر رہا ہوں کہ وہ lay کرکے نوید قمر صاحب فارغ ہو جائیں----

سینیٹر کامل علی آغا: وہ lay کر لیں۔ وہ پہلے کر لیں۔

جناب چیئرمین: یہی میں کہہ رہا ہوں۔ فاتحہ بعد میں ہو جائے گی۔ میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ فاتحہ کی تو بات ہی نہیں----

سینیٹر کامل علی آغا: ہمیں اس سے اختلاف نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میں عرض کر دوں جیسے ہاؤس چاہتا ہے۔ فنانس منسٹر صاحب نے آگے پریس کانفرنس کرنی ہے۔ اس لیے اس کا کہہ رہے ہیں کہ ان کا باقی جو سارا schedule ہے، وہ دو منٹ کا کام ہے----

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! ہر ممبر بولے۔

جناب چیئرمین: جو جتنا بولنا چاہتے ہیں بے شک بولیں۔ کوئی اس قسم کی پابندی

نہیں ہو گی۔

(مداخلت)

سینیٹر آغا پری گل: پہلے ملک کی بات کریں پھر کوئی اور بات کریں---

جناب چیئرمین: جی بالکل! سب کریں - اس کو lay کرکے انہوں نے پریس کانفرنس میں جانا ہے -اس لیے--

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جو ہاؤس چاہتا ہے - مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے - ان کو-------

(مداخلت)

جناب چیئرمین: مجھے بالکل ہمدردی ہے اور میں تو discussion کے لیے کہہ رہا ہوں کہ discussion کریں-ہر کوئی discuss کرے - انہوں نے جانا ہے -اس لیے میں ہاؤس سے عرض کر رہا ہوں کہ اگر فنانس منسٹر ------

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی: پہلے سن تو لیں - Sir, let the Bill be laid. The Leader of the Opposition is agreeing.

جناب چیئرمین: میں سب کو عرض کروں کہ بل کو lay کر لیں - انہوں نے تو پریس کانفرنس کرنی ہے -پھر بعد میں discussion کر لیں -

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین! ہاؤس کی sense یہ ہے جو prevail کر رہی ہے۔ وہ بات ہم لانا چاہتے ہیں اور یہ avoid کرنا چاہتے ہیں-یہ فاتحہ پڑھ کر ----

Senator Mian Raza Rabbani (Leader of the House): Sir, I have moved it.

جناب! سب سے پہلے میں نے یہ issue اٹھایا ہے - کون اس issue سے بھاگ رہا ہے -سب سے پہلے میں نے یہ issue اٹھایا ہے -

سینیٹر کامل علی آغا: جناب! پوری قوم کو اس بات پر افسوس ہے۔ اس المناک

واقعے کا شکار ہیں ---

(مداخلت)

جناب چیئرمین: یہ بات سب کے لیے ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا: یہ بات سننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ ایک مشترکہ المیہ ہے ۔ سب کے جذبات ہیں ۔ وہ مشترکہ ہیں اور بالکل دل بھر کر discussion کریں۔یہ میں کب کہہ رہا ہوں کہ نہیں ۔ میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ ان کو جانا ہے۔ان کی آگے commitments ہیں ۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب! ان کے تمام منسٹرز کو جانا ہوتا ہے ۔ پکڑ پکڑ کر ہم بٹھاتے ہیں۔ ان کو کتنا facilitate کریں۔ ہم تو ہمیشہ facilitate کرتے ہیں ۔جناب! یہ جو کہتے ہیں ہم مان جاتے ہیں۔

(قہقہے)

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! یہ Constitutional requirement ہے ۔ اب تک یہ lay ہو کر discussion بھی شروع ہو گئی ہوتی۔

جناب چیئرمین: آدھا منٹ لگتا ہے۔اس کے بعد آپ discussion کر لیں۔دل بھر کر جتنا کوئی بولنا چاہتا ہے وہ بول لے۔مسٹر نوید قمر۔

**Syed Naveed Qamar** (Minister for Finance): Sir, I beg to lay on the Table of the Senate a copy of the Finance Bill, 2008, containing the Annual Budget Statement, under Article 73 of the Constitution, for making recommendations, if any, thereon to the National Assembly.

**Mr. Chairman**: Copy of the Finance Bill, 2008 stands laid.

**Syed Naveed Qamar** (Minister for Finance): Thank you. Sir, I beg to move that the Senate may make recommendations, if any, to the National Assembly on the Finance Bill, 2008, containing the Annual

Budget Statement under Article 73 of the Constitution.

Mr. Chairman: A copy of the letter containing procedure of submission of proposal to make recommendations to the Finance Bill, 2008, containing the Annual Budget Statement has been placed on the table of each honourable member. Now Agha Sahib.

جو بھی جذبات ہیں - جیسے آپ چاہیں - We will discuss this issue.

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! سب سے پہلے تو میں ----

جناب چیئرمین: آغا صاحب ' اب اس پر جو ممبر چاہتے ہیں-

سینیٹر میاں رضا ربانی: جی ' sir, everybody جو جو ممبر بات کرنا چاہتے ہیں
they are most welcome, sir. جناب چیئرمین! آج یہ جو واقعہ مہمند ایجنسی میں ہوا ہے
جس میں ۳۵ سے زائد پاکستانی شہید ہوئے ہیں اور اس میں ۱۱ آرمی کے جوان ہیں اور ایک افسر
ہے' ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک نہایت ہی شرمناک واقعہ ہے and it is to be condemned
in the strongest possible term. یہ بمباری American led forces جو افغانستان میں
ہیں انہوں نے کی ہے اور یہ ایک روایت ان کی طرف سے بن گئی ہے-یہ coalition کی
حکومت اور میں پورے ہاؤس کے لیے یہ کہوں گا کہ پورا Senate of Pakistan اس naked
aggression کی سختی سے مذمت کرتا ہے اور ہم کسی بھی صورت میں ایسی naked
aggression کو برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں - ہم نے پہلے ہی یہ بات بڑے واضح
الفاظ میں کہی تھی جب ہماری حکومت معرض وجود میں آئی کہ اگر ہم war on terror کے اندر
ساتھ دے رہے ہیں تو وہ اصولوں پر مبنی ہے- اگر ہم war on terror پر ساتھ دے رہے ہیں
تو وہ sovereign equality کو مد نظر رکھتے ہوئے دے رہے ہیں- ہم نے ہمیشہ right of
hot pursuit کو oppose کیا ہے اور ہم نے right of hot
pursuit کو condemn کیا ہے- میں یہ بات بڑے واضح الفاظ میں کہنا چاہتا ہوں اور میں یہ
سمجھتا ہوں' جب میں یہ الفاظ کہتا ہوں تو میں نہ صرف coalition حکومت بلکہ اس ہاؤس اور

پوری پاکستانی قوم کے جذبات کی عکاسی کرتا ہوں that we will not permit any intrusion whatsoever on our territorial, political or economic sovereignty. That is the corner stone of our policy. مجھے امید ہے اور علم ہے کہ مناسب level پر اس مسئلے کو سختی کے ساتھ حکومتی سطح پر لیا جا رہا ہے اور جیسے جیسے اس کی مزید باتیں سامنے آئیں گی، کیونکہ House in session ہوگا تو میں ہاؤس کے سامنے آپ کے توسط سے پیش کروں گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: آغا صاحب! آپ بھی بولنا چاہیں گے۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین! آج کا یہ واقعہ اس لحاظ سے انتہائی تشویشناک ہے کہ آج اس ننگی جارحیت کے بعد یہ اعتراف بھی کر لیا گیا کہ یہ حملہ NATO Forces and Americans نے کیا ہے اور American Authorities نے اس کو بڑے polite انداز میں یہ کہہ کر ختم کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہم اس کے بارے میں sort out کریں گے کہ یہ کس وجہ سے ہوا۔ اصل میں جناب چیئرمین! جو confuse پالیسی موجودہ حکومت کی چل رہی ہے، جس کو یہ allied parties کی حکومت کہتے ہیں، صوبے کے اندر کوئی معاملہ ہوتا ہے اور صوبائی حکومت کوئی معاہدہ کرتی ہے تو وفاقی حکومت اس کی مخالفت کرتی ہے، اس معاہدے سے انکار کرتی ہے اور accept نہیں کرتی ہے۔ یہ معاملہ دو تین دن کے اندر وفاق اور صوبہ سرحد کی حکومت کے بیانات سے بڑے واشگاف انداز میں واضح ہوا ۔ اصل حقائق یہ نہیں ہیں، جناب چیئرمین! اصل حقائق یہ چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں - یہ وہی معاملہ ہے جس کی وجہ سے الیکشن سے پہلے ایک طوفان اس ملک میں اٹھا تھا جب بے نظیر بھٹو شہید نے اپنے ایک انٹرویو میں بڑے واضح الفاظ میں کہا کہ ہم اتحادی افواج کو قبائلی علاقہ جات میں operation اور عمل داری کی اجازت دیں گے۔ پھر آپ کو یاد ہوگا کہ اس کے ساتھ یہ بھی کہا گیا کہ ڈاکٹر قدیر کو investigate کرنے کی بھی اجازت دیں گے۔ اس پر ایک طوفان اٹھا تھا اور اللہ مغفرت کرے محترمہ کی، انہوں نے اپنی زندگی میں بھی اور بعد میں پیپلز پارٹی نے اور ان کے alliance نے اس بات کی کبھی تردید نہیں کی جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اس معاہدے پر اور

اس agreement پر آج عمل درآمد کروا رہے ہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ نیشنل اسمبلی میں احتجاج ہونے پر یا ممبران کی طرف سے تشویش کا اظہار کرنے پر وزیر اعظم نے یہ statement دی کہ ہم اس واقعہ کی مذمت کرتے ہیں لیکن طریقہ کار یہ ہوتا ہے ' وہ طریقہ کار ابھی تک adopt نہیں کیا گیا جو کہ country to country protest lodge کیا جاتا ہے ۔ اس کا ایک بڑا واضح طریقہ کار ہوتا ہے کیا انہوں نے ابھی تک Ambassador کو طلب کر کے اس پر protest lodge کیا ہے یا نہیں ؟ کیا Foreign Minister جہاں کہیں بھی ہیں' انہوں نے اس پر protest lodge کیا ہے یا نہیں؟ یہ قطعی طور پر واضح نہیں ہے اور اس بات پر عوام میں اور ممبران پارلیمنٹ میں انتہائی تشویش پائی جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو ملک اور قوم کے خلاف انہوں نے معاہدے کئے ہیں' یہ اس کا نتیجہ ہے کہ آج ڈھٹائی کے ساتھ بڑے واضح الفاظ میں تسلیم کیا جا رہا ہے' آج BBC نے بھی اس بات کو کئی بار دہرا دیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ امریکی افواج نے اس بات کو' اس حملے کو اور اس کارروائی کو تسلیم کر لیا ہے کہ وہ ہماری طرف سے کارروائی کی گئی ہے۔

جناب چیئرمین ! میں سمجھتا ہوں کہ violations ایسے operations کے دوران ہوتی رہی ہیں' اس کا اظہار بھی ہوتا رہا ہے اور اس کے خلاف protest بھی ہوتا رہا ہے لیکن یہ بالکل عجیب واقعہ ہے کہ فوری طور پر کارروائی کرنے والوں نے اسے تسلیم کیا۔ اس کی وجہ صرف اور صرف یہی ہے کہ یہ معاہدہ کر چکے ہیں اور اس معاہدے کے تحت قبائلی علاقہ جات میں جو کارروائی ہو رہی ہے ' اس کے یہ خود ذمہ دار ہیں ۔ اس پر پردہ ڈالنے کے لیے آج یہ فوری طور پر اٹھ کر کہتے ہیں کہ اس پر فاتحہ پڑھ دیں اور اس بات کو ختم کر دیں۔ جناب چیئرمین ! ایسا نہیں ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستان کے خلاف ایک للکار ہے اور یہ پاکستان کے خلاف ایک challenge ہے۔ پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت پاکستانی افواج کی ذمہ داری ہے اور ہم یہ بات اس ہاؤس کی وساطت سے کہنا چاہیں گے کہ آج کے بعد ہمیں سوچنا ہوگا۔ اگر ان کا گریبان صاف ہے تو یہ واضح الفاظ میں اس کے متعلق کچھ کہیں۔ ہمیں آج war against terrorism کے متعلق کوئی واضح پالیسی بنانی ہوگی اور سوچنا ہوگا کہ ہم اس میں کس حد تک آگے چل سکتے ہیں یا نہیں چل سکتے۔ جناب چیئرمین ! اگر یہ واضح کرنے میں کامیاب نہیں ہوتے تو میری بات

درست ثابت ہوگی کہ یہ معاہدہ کر چکے ہیں اور اس قسم کی کارروائیاں آئندہ دنوں میں بھی نظر آئیں گی لیکن ہم اس بات کو برداشت نہیں کریں گے اور نہ اس ملک کے عوام برداشت کریں گے۔ جناب چیئرمین! اس کے متعلق واضح statement حکومت کی طرف سے آنی چاہیے اور طریقہ کار طے کیا جانا چاہیے کہ جو norms ہوتے ہیں اور جو طریقہ کار country to country protest lodge کرنے کے ہوتے ہیں، وہ انہیں adopt کرنا چاہییں۔

جناب چیئرمین: پروفیسر خورشید صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: میں صرف ایک سیکنڈ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: پروفیسر صاحب! پہلے رضا صاحب بات کر لیں۔ پروفیسر خورشید صاحب۔ پہلے رضا صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین میرا یہ خیال تھا اور ابھی بھی میرا یہ خیال رہے گا کہ ایک سپیکر سے فرق نہیں پڑتا۔ یہ ایک ایسا موقع ہے کہ جب پاکستانی قوم کو اپنی unity دکھانی ہے اور اس میں، میں نہیں سمجھتا تھا کہ petty political point scoring کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ سب سے پہلے تو میں بڑے واضح الفاظ میں کہنا چاہتا ہوں اور کل on the floor of the House یہ بات clear کی گئی تھی Advisor on Interior کی طرف سے، کیونکہ ان سے ایک statement منسوب تھا کہ کسی قسم کا کوئی اختلاف وفاقی حکومت اور پختونخواہ کی حکومت کے درمیان موجود نہیں ہے۔ وہاں پر جو کارروائی یا dialogue چل رہا ہے، وہ وفاقی حکومت کے knowledge میں ہے اور وفاقی حکومت اس کو support کر رہی ہے۔ دوسری جو بات کی گئی اور مجھے نہایت افسوس اور دکھ ہے کہ یہ بات کی گئی اور وہ محترمہ شہید بے نظیر بھٹو کے بارے میں کی گئی۔ اسی فلور پر وہ تردیدیں اس ہاؤس کا record ہیں، جن میں یہ بات کہی گئی تھی کہ یہ بیان جو ان سے منسوب کیے گئے ہیں، یہ درست نہیں ہیں۔ Underhand dealing اور پھر یہ کہنا کہ جی یہ پہلی مرتبہ ہے کہ امریکہ یا ان forces نے اس بات سے agree کیا ہے اور یہ اس حصے کی سازش ہے۔ میں یہاں پر صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں جناب چیئرمین! امریکی حکومت اور وہاں پر coalition forces کو اس بات کا علم تھا

کہ اس دفعہ پاکستان کے اندر جو coalition حکومت ہے ' وہ ایسی حکومت نہیں ہے کہ rocket attack ہم کریں گے اور پاکستان کہے گا یا پاکستان کی حکومت کہے گی کہ یہ rocket attack وہاں سے نہیں کیے گئے ہیں' امریکی drone نہیں تھا' NATO کا drone نہیں تھا' یہ ہمارے اندر سے attack ہوئے ہیں ۔ میں اس وقت یہ باتیں کر کے آپس کی تلخی بڑھانا نہیں چاہتا ۔ کیونکہ یہ ایک وقت ہے جب national unity کی ضرورت ہے اور ہمارے باہمی اتحاد کی ضرورت ہے across the board, across the political divide لیکن چونکہ یہ باتیں record کا حصہ بن رہی تھیں' لہذا میرے لیے یہ ضروری ہوا کہ میں یہ بات کہوں اور ابھی مجھے ایک message آیا ہے جناب چیئرمین ! جس میں کہا گیا ہے:

The government has already protested and the US Ambassador was summoned at around 7.30 p.m. today in the Foreign Office and a very strong protest has been lodged.

امریکی Ambassador کو طلب کیا گیا Foreign Office میں ساڑھے سات بجے اور اس کے ساتھ ایک بہت strong protest lodge کیا گیا اور دیگر کارروائی بھی ۔ جیسے میں نے پہلے آپ سے عرض کیا ہے کہ جیسے جیسے مجھے علم ہوتا جائے گا میں ہاؤس کے سامنے آپ کے توسط سے رکھتا جاؤں گا ۔

جناب چیئرمین: پروفیسر خورشید احمد

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: شکریہ - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - جناب چیئرمین ! میرا نقطہ نظر بھی اس مسئلے پر ذاتی ' جماعتی یا گروہی نہیں ۔ ایک پاکستانی کی حیثیت سے ' ایک مسلمان کی حیثیت سے میں اپنے خیالات کا اظہار کر رہا ہوں اور میاں رضا ربانی صاحب کے اس جذبے کا خیرمقدم کرتا ہوں کہ وہ اسے ایک قومی مسئلے کی حیثیت سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ میری بھی یہی صورت ہے اور میری درخواست ہو گی کہ یہ ایوان بھی اسی انداز میں اس مسئلے پر غور کرے ۔ آپ کو معلوم ہے جناب والا کہ بالعموم بجٹ جب رکھا جاتا ہے تو کوئی اور بحث نہیں ہوتی ۔ لیکن اس بات کے علم کے باوجود جیسے ہی یہ اطلاع ملی ' میں نے باقاعدہ urgent بنیادوں

پر call attention notice بھیجا آپ کو اور درخواست کی سیکرٹری صاحب سے کہ اگر call attention ممکن نہ ہو تو point of order پر اس مسئلے کو لیا جائے اور میں welcome کرتا ہوں کہ Leader of the House اور Leader of the Opposition دونوں نے اپنے مختلف انداز کے باوجود مسئلے کی اہمیت اور مرکزیت کو محسوس کیا ہے اور ہمارا نظریہ بحیثیت Senate of Pakistan کے اس کا serious notice لینا اور صرف notice لینا ہی نہیں بلکہ مسئلے کی تہہ کو سمجھنا اور اس کے لیے صحیح strategy وضع کرنا ہے۔ معاہدات کی بات ہوئی ہے، میں involve نہیں ہونا چاہتا، لیکن record کی درستگی کے لیے یہ بات جاننا ضروری ہے کہ امریکی اور NATO افواج کا پاکستان کی sovereign حدود کی یہ 39th violation ہے - اس سے پہلے 38 violations ہو چکی ہیں۔ جن میں سے چار موجودہ حکومت کے زمانے میں اور چونتیس پچھلی حکومت کے زمانے میں ہوئیں۔ یہ سارا ریکارڈ موجود ہے جناب والا۔ اس لیے میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ امریکہ کی ایک persistent and consistent policy ہے - پچھلی حکومت نے اس معاملے میں نہایت بزدلی دکھائی ۔ کوئی بروقت اقدام نہیں کیا اور یہ بات بھی درست نہیں ہے، میں نے خود مغربی media میں، electronic میں بھی اور print media میں بھی ایک بار نہیں 38 بار ماضی میں، میں جا رہا ہوں کہ کم از کم نصف مواقع ایسے ہیں جس کا claim امریکہ نے کیا یا انہوں نے report کیا ۔ ہم برابر یہ کہتے رہے کہ انہوں نے نہیں کیا، یہ ہوا، یہ ہوا لیکن وہ برابر claim کرتے رہے ہیں اور ان کی جو جرات ہے، ان کی جو hastiness ہے، وہ بڑھ رہی ہے اور میں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں جناب والا کہ امریکہ ہمارے صبر کو، ہماری عزت کو، ہماری غیرت کو test کر رہا ہے ۔ Provoke بھی کر رہا ہے لیکن test بھی کر رہا ہے برابر اور آہستہ آہستہ وہ اپنے قدم بڑھا رہا ہے ۔ یہ آگ twisted بھی ہے اور یہ threat ہے اس بات کی کہ کل ہم پاکستان کو اس معاملے میں select کر رہے ہیں، نشانہ بنانے میں اور یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے اور چالیس یا پچاس افراد کی شہادت جس میں ہمارے گیارہ فوجی بھی شامل ہیں، اور ہو سکتا ہے کہ یہ آخری figure نہ ہو یہ میرے پاس BBC کی تازہ ترین رپورٹ ہے جس میں BBC کی نمائندہ یہ بات کہتی ہے کہ ہیلی کاپٹرز کے ذریعے لاشوں کو پشاور لایا جا رہا ہے ۔ یہ کوئی off the record یا کوئی مقامی بات نہیں ہے بلکہ جو کچھ

معلومات ملی ہیں، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا target تھا ہماری ایک چوکی پر قبضہ اور اسی قبضے کے لیے یہ کام کیا گیا ہے - یہی وجہ ہے کہ عام شہریوں کے علاوہ فوجی اس میں شہید ہوئے ہیں۔ انہیں target کیا گیا ہے - میری اطلاع یہ ہے کہ کچھ وقت کے لیے باقاعدہ چوکیوں پر قبضہ بھی کیا گیا ہے - یہ کوئی معمولی معاملہ نہیں ہے - میں ساتھ یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جس چیز کو امریکہ war on terror کہہ رہا ہے، وہ war on terror نہیں، وہ اُس علاقے میں امریکہ کے geo-strategic interests کو آگے بڑھانے کی long period منصوبہ بندی ہے - امریکی statistics صاف کہہ رہے ہیں کہ ہم یہاں آئے ہیں، ہم یہاں رہیں گے - فی الحال کم از کم دس سال کا programme ان کے documents میں آ رہا ہے اور اس region پر قبضہ کر کے Central Asia کو، پاکستان کو، ایران کو، چائنا کو، رشیا کو، ان کو بھی زیر کرنا چاہتے ہیں اور اس میں ہم آلہ کار بن رہے ہیں اور نہ صرف آلہ کار بن رہے ہیں، بلکہ نشانہ بن رہے ہیں - پھر میں یہ بھی عرض کروں آپ سے کہ امریکہ خوشامد کی زبان نہیں سمجھتا - آپ ہر موقع پر پسپائی اختیار کرتے ہیں یا معمولی سا احتجاج کر لیتے ہیں۔ وقت آ گیا ہے کہ صاف کہہ دیا جائے کہ آئندہ violation کے معنی declaration of war on Pakistan ہو گا - ہم ایک nuclear power ہیں - امریکہ یہ سمجھتا ہے کہ اگر اس کے بیس ہزار فوجی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ ہمیں شکست دے سکتا ہے تو اس کے ایک لاکھ ستر ہزار فوجی عراق میں ہیں، کس طریقے سے جوتیاں کھا رہے ہیں اور کس ذلت کا شکار ہو رہے ہیں - ہم ایسے گئے گزرے نہیں ہیں - لیکن اس کے لیے ایک جرأت کی ضرورت ہے، vision کی ضرورت ہے، political will کی ضرورت ہے اور اس کے لیے پوری قوم کو ساتھ ہونا ہو گا - یہ نہیں ہے کہ یہ محض وزیر دفاع اور وزیر اعظم کا کام ہے - نہیں - یہ پوری قوم کا کام ہے اور میں چاہوں گا کہ اس ہاؤس میں unanimous resolution پاس ہو کہ enough is enough قوم اسے برداشت نہیں کرے گی اور جو اب تک کی strategy ہے اس کو re-think کر کے recast کیا جائے تاکہ ہم پاکستان کے مفاد میں کام کریں۔ میں تو یہاں تک کہتا ہوں اور ابھی میں نے یہ بات افغانستان کا delegation آیا تو ان کے سامنے کہی۔ خود افغانستان کو امریکہ سے اور نیٹو سے کیا خطرہ ہے اور نیٹو کس طریقے سے اپنا ایک نیا کردار discover کر رہا ہے find out

کر رہا ہے۔ افغانستان میں نیٹو کا کوئی دخل نہیں۔ وہ ایک دفاعی معاہدہ تھا یورپ اور امریکہ کے درمیان' اس کو یہاں extend کرنا ایک خاص thinking رکھتا ہے۔ یہ خطرہ افغانستان کو بھی ہے اور ہمیں بھی ہے اور یہاں ہمیں یکسو ہونا چاہیے کہ نہ ہم افغانستان کے معاملات میں مداخلت کریں اور نہ وہ ہمارے معاملات میں مداخلت کرے۔ ہمیں جو مستقل خطرہ ہے اس کے لئے ہم تیار ہوں۔

یہ بڑا اہم معاملہ ہے جناب والا! میں پوری درد مندی کے ساتھ حکومت سے بھی اور اپوزیشن سے بھی یہ درخواست کروں گا کہ آئیے! مل کر جو اصل خطرہ ہمیں امریکہ سے ہے اس کو face کریں اور ایک clear message دیں کہ اب اس کے بعد جو بھی اقدام ہو گا اسے act of war سمجھا جائے گا اور اسے پوری قوت سے retaliate کریں گے۔ یہ یونہی نہیں ہے۔ Hot pursuit کیا ہوتا ہے اور یہ بار بار کہتے ہیں we will not allow them آپ سے پوچھ کون رہا ہے۔ آپ کے جہاز میں وہ جا رہے ہیں۔ اگر ان کو پتا ہو گا کہ وہ آئیں گے تو they will get a penalty dose تو وہ نہیں آئیں گے اور ان کو پتا ہے کہ آئیں گے آپ کو ماریں گے اور اس کے بعد پھر آپ خوشامدانہ انداز میں کبھی کوئی protest بھی کر دیں گے تو یہ کافی نہیں ہے۔ اس لئے اب ہمارا رویہ بدلنا چاہیے۔ It's time for change اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کا آغاز آج ہم سینیٹ سے ایک آواز ہو کر کریں' اس کا اظہار کریں اور اس کے بعد joint resolution آئے تو میں اس کی پوری پوری تائید کروں گا بلکہ خواہش ظاہر کروں گا کہ سینیٹ کو اس معاملے میں پہل کر کے ایک clear message دے دینا چاہیے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Mr. Kamran Murtaza.

دونوں movers کو سن لوں اس کے بعد مولانا صاحب آپ کی طرف آتا ہوں۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: شکریہ جناب چیئرمین! یہ پہلا واقعہ نہیں ہے کہ جب US led forces ہمارے ملک میں اس طرح کی مداخلت کر رہی ہیں۔ اس coalition government میں یہ تیسرا واقعہ ہو گیا تین درجن واقعات اس سے پہلے کے ہیں۔ جناب! یہ درست ہے کہ یہ آگ ہم نے نہیں لگائی یہ آگ ہم سے پہلے کی لگی ہوئی ہے۔ اور یہ آگ انہوں نے ہی لگائی ہے

جو آج کھڑے ہو کر اس کا credit لینے کی کوشش کر رہے تھے اور آج پہلی دفعہ ہے کہ شاید ان پورے چالیس کے قریب واقعات میں US Ambassador کو بلوایا گیا ہے اور اپنا protest lodge کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے 38 یا 39 واقعات میں تو اپنے 84 بچوں کی شہادت کو جو دوسروں نے مارے تھے ہم نے خود own کیا تھا۔ جو لوگ باہر سے آ کے مار کر جاتے تھے ہم کہتے تھے کہ جی! ہماری forces نے مارا۔ میں ان واقعات کو اس میں کوئی cover نہیں دے رہا مگر یہ ہمارا رویہ تھا۔ یہ سب کچھ 9/11 کے واقعات کا شاخسانہ ہے جب جنرل صاحب نے ایک threat کے اوپر گھٹنے ٹیک دیئے تھے۔ اس گھٹنے ٹیکنے کے بعد جناب! صرف اپنی حکومت کو بچانے کے لئے اور چند ٹکوں کی خاطر، ہمارے ملک میں جب ان کا دل چاہتا ہے گھس آتے ہیں، ہمارے بچے مار دیتے ہیں، ہمارے لوگ مار دیتے ہیں، ہمارے بزرگ مار دیتے ہیں اور بعد میں کہتے ہیں، جب ہم ان سے protest کرتے ہیں، جناب! آج میں ابھی باہر بیٹھا دیکھ رہا تھا تو جب ان سے protest کیا گیا تو انہوں نے کہا ٹھیک ہے thank you, we have noted it. انہوں نے نوٹ کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس کو دیکھیں گے۔ ہمارے ساتھ ان کا یہ رویہ ہے۔

جناب والا! یہ سب کچھ بہت ہو گیا، ہم نے بہت عرصہ تک امریکہ کے ساتھ چل کر دیکھ لیا ہے۔ اب ایک چیز آپ کو remind کروا دوں کہ ایک ہی ہفتہ ہوا ہے کہ NATO forces کی command اب امریکہ نے سنبھال لی ہے اور حملوں میں جو شدت بڑھ رہی ہے وہ اس تناظر میں بڑھ رہی ہے کہ صوبہ پختونخواہ میں، فرنٹیئر میں ہم معاملات کو settle کرنے کی طرف جا رہے ہیں۔ معاہدہ جات کی طرف جا رہے ہیں۔ وہ ان کو digest نہیں ہو رہے ہیں۔ اس حوالے سے جناب! انہوں نے interfere کیا ہے اور ہماری چوکی تک آئے ہیں اور بارہ جوان ہمارے شہید ہوئے ہیں، گیارہ جوان ہیں اور ایک اس میں شاید میجر ہے باقی remaining civilians ہیں اور لاشیں ابھی تک پڑی ہوئی ہیں۔ گزشتہ جو کچھ ہوا ہے اس کو ختم کریں۔ میں میاں رضا ربانی صاحب سے کہوں گا، اپنی اس coalition government سے کہوں گا کہ امریکہ سے جان چھڑوائی جائے۔ اس دہشت گردی کی 'so-called دہشت گردی کی ہم نے جو جنگ شروع کی ہوئی ہے، جو آگ ہم نے اپنے گھر میں گزشتہ کئی سالوں سے لگائی ہوئی ہے اس سے جان چھڑوائی جائے ان کو کہا جائے کہ جناب آپ کا شکریہ۔ آپ جائیں آپ کا افغانستان جانے،

آپ کے دوسرے معاملات جانیں، ہم نہ کسی کے معاملے میں مداخلت کریں گے اور نہ ہم کسی کو اپنے معاملے میں مداخلت کرنے دیں گے۔

جب تک ہم کسی اور کے معاملے میں مداخلت سے احتراز نہیں کریں گے تو اپنے معاملے میں ہم یہ نہیں کہہ سکیں گے کہ ہم اپنے معاملے میں مداخلت نہیں کرنے دیں گے۔ جب ہم ان کو یہ بتا دیں گے تو اس کے بعد وہ کسی حد تک رک جائیں گے۔ دوسری بات جناب! امریکہ بہت بڑی طاقت ہے، بہت بڑی طاقت ہے مگر اللہ پاک سے بڑی طاقت نہیں ہے۔ اب اگر کوئی ہمارے ملک میں آئے تو اس کو اس کا جواب اسی طرح سے دینا چاہیے۔ اینٹ کا جواب پتھر سے لازمی دینا چاہیے۔ کوئی ایسی بات نہیں کہ وہ عراق کے بعد-----، کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ افغانستان کے بعد اب پاکستان میں بھی involve ہو جائے گا۔ وہ حالات نہیں رہے ہیں تو اب اس کا جواب اسی طرح سے ہمیں دینا چاہیے جس طرح وہاں سے ہمارے اوپر آ کر میزائل گرائے جا رہے ہیں۔ جس طرح ہمارے اوپر bombing کی جا رہی ہے۔ ایک دو جہاز گرا دیں گے تو معاملات اس طرف سے بھی رک جائیں گے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا اور بات کرنے کا موقع دیا۔ شکریہ۔

**جناب چیئرمین:** میرے پاس ابھی کافی ساتھیوں کے نام ہیں جو بولنا چاہتے ہیں۔ میں عرض کروں گا کہ مختصر کرلیں تاکہ زیادہ سے زیادہ بول سکیں۔ مولانا سمیع الحق صاحب۔

**سینیٹر مولانا سمیع الحق:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب! یہ کتنا المناک سانحہ ہے عملاً گویا ہم حالت جنگ میں ہیں اور غیر اعلانیہ ہم امریکہ کی غلامی قبول کر چکے ہیں۔ 9/11 کے بعد ۱۵ ستمبر کو ہم نے President صاحب کو ایک ایک بات تفصیل سے بتائی کہ یہ انجام ہونے والا ہے۔ خدارا! آپ اس انجام بد سے ملک کو بچائیں۔ اب کہا جا رہا ہے کہ war on terrorism میں پاکستان نے جو ساتھ دیا، میرے کسی دوست نے کہا کہ وہ کسی اصول پر تھا۔ وہ ہرگز کسی اصول پر مبنی نہیں تھا۔ اپنے ملک میں پرائی جنگ ہم نے کھینچ لی اور آج وہ آگ ہمارے چہروں کو بھسم کر رہی ہے۔ آج کوئی شہری محفوظ نہیں ہے۔ ایک ہفتے سے آپ law and order پر بحث کروا رہے ہیں اس کا اصل پس منظر یہی ہے۔ کبھی کسی شکل میں

ظاہر ہو رہا ہے اور کبھی کسی شکل میں۔ بہرحال جو فصل ہم نے آٹھ سال میں بوئی تھی اس کے کاٹنے کا وقت آ گیا ہے تو آج ہمیں کانٹے چبھ رہے ہیں اور ہم چیخ رہے ہیں۔

میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ آج ہم پرانی باتوں میں نہ پڑیں، جیسے یہاں کہا گیا کہ کون اس کا ذمہ دار تھا اور کون نہیں تھا، ہمیں ایک چیز پر اتفاق کرنا چاہیے کہ ہم ان پالیسیوں کو یکسر تبدیل کریں اور war on terrorism کا ساتھ دینے کی پالیسی پر ہزار دفعہ لعنت بھیجیں۔ ہماری فارن کمیٹی کی کل افغان پارلیمنٹیرین سے تفصیلی بات ہوئی تھی۔ میں نے ان سے بھی کہا کہ آپ غلط کر رہے ہیں۔ دونوں حکومتیں اپنی پالیسیوں پر نظر ثانی کریں۔ نہ افغانستان کے عوام کرزئی کی پالیسیوں سے خوش ہیں اور نہ پاکستان کے عوام مشرف کی پالیسیوں سے خوش ہیں۔ دونوں ان پالیسیوں سے دست بردار ہو جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ یہ آگ بجھ جائے گی ورنہ یہ آگ ہمیں بھسم کر دے گی اور میں کہتا ہوں کہ اس پرانی بحث میں پڑنے کی بجائے میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ آج ایوان مکمل یکجہتی کا اظہار کرے۔ ایک دوسرے پر الزامات سے کوئی بات نہیں بنے گی

جلا ہے جسم جہاں دل بھی جل گیا ہو گا
کریدتے ہو جو راکھ جستجو کیا ہے

اب راکھ کو جو کرید کرید کر----- میں عرض کر رہا ہوں کہ ہمیں آج متفقہ طور پر ایوان میں ایک بات طے کرنی چاہیے کہ ہم سب اس کی مذمت کرتے ہیں اور آئندہ کے لئے اقدامات کا سوچنا چاہیے۔ ہم اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے۔ انشاء اللہ ہم مسلمان ہیں۔ ہم اللہ پر یقین رکھتے ہیں۔ امریکہ کا غرور اور تکبر افغانستان میں ہم نے خاک میں ملا دیا ہے۔ ہم اللہ سے ڈریں۔ Super power اللہ تعالیٰ ہے اور اگر ہم نے اس کو کھلا چھوڑ دیا تو پھر وہ مہمند ایجنسی اور قبائل تک محدود نہیں رہے گا وہ سارے ایٹمی اثاثوں تک پہنچنا چاہتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس پر قائد ایوان اور قائد اپوزیشن مل بیٹھ کر ایک زوردار متفقہ قرارداد بنائیں، ہم سو فیصد اس کی تائید کریں اور امریکہ سے احتجاج کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ امن مذاکرات جاری رہنے چاہییں، وہ ان کو سبوتاژ کرنا چاہتا ہے۔ ہمیں وہاں کافی حد تک کامیابی ہوئی تھی، سب کی محنتوں کی وجہ سے امن قائم ہو رہا تھا اور وہ اس کو سبوتاژ کرنے کے لیے سب کچھ کر رہا ہے۔ ہمیں گھبرانا نہیں چاہیے، ہمیں

ان مذاکرات اور کوششوں کو آخری حد تک کرنا چاہیے ۔ آج ہمارا امتحان ہے۔ بجٹ بہت ضروری ہے لیکن چیئرمین صاحب! بجٹ تو آزاد قوموں کا ہوتا ہے، ایک ملک پر غلامی چھا رہی ہو، ایک گھر میں ڈاکو گھس جائیں تو پہلے گھر کو بچانا ہوتا ہے اور گھر کی دال روٹی کی فکر بعد میں کرنی ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا، بہت اچھا کیا، یہ ایک اہم مسئلہ ہے، اس پر پورے ایوان کو ایک متفقہ قرارداد پاس کرنی چاہیے۔

(مداخلت)

**جناب چیئرمین:** آپ بولنا چاہتے ہیں، میں ترتیب سے آ رہا ہوں۔ مولانا عفور حیدری صاحب۔ جی مندوخیل صاحب، جس ترتیب سے میرے پاس نام آئے ہیں، اسی ترتیب سے نام لے رہا ہوں۔ میں ایک بات عرض کر دوں کہ جنہوں نے بولنا ہے، اپنے نام جلدی لکھا دیں تا کہ میں پھر اسی حساب سے وقت allocate کروں ورنہ نام بڑھتے جا رہے ہیں پھر control کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ جو ارکان بولنا چاہتے ہیں، مہربانی کر کے سیکرٹری صاحب کو نام لکھا دیں۔ ابراہیم صاحب کا نام لکھا ہے، بھنڈر صاحب، میمن صاحب، سواتی صاحب، ساجد صاحب ہیں، رشید صاحب کا نام بھی لکھ لیا ہے۔

**سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری:** شکریہ جناب چیئرمین۔ کل کا جو سانحہ ہوا ہے، یقیناً یہ ایک قومی المیے سے کم نہیں ہے لیکن یہ پہلا موقع نہیں ہے۔ آج اور اس سے پہلے ہماری اس حکومت کے دوران چار پانچ حملے ہوئے ہیں۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے یہاں بڑی مغفرت کی دعائیں کی ہیں۔ ابھی بتایا گیا ہے کہ NATO افواج نے پاکستان کی حدود پھلانگ کر 39 حملے کیے ہیں اور ان کے نتیجے میں ہمارے سینکڑوں لوگ ہلاک ہوئے ہیں اور یہ ہماری غلط پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔ 9/11 کے بعد جب ہم نے U turn لیا، خطے میں اپنے مفادات قربان کیے اور امریکہ کو راضی رکھنے کے لیے اس کو intelligence support, logistic support, air bases دیے اور پھر افغان عوام کے قتل عام میں ہراول دستے کا کردار ادا کیا۔ آج پوزیشن یہ ہے کہ ہماری اپنی سرحدیں محفوظ نہیں ہیں۔ جناب چیئرمین! میں اپنی مقتدر قوتوں سے پوچھنا چاہوں گا کہ جو قومیں یا ملک ایٹمی صلاحیت حاصل کر لیتے ہیں وہ ایٹمی ممالک کی صف میں

شامل ہوتے ہیں، وہ قوم ایٹمی اقوام کی صفوں میں شامل ہوتی ہے، آج جناب چیئرمین! آپ بتائیے کہ ہماری کیا حالت ہے؟ ایٹمی طاقت بننے کے باوجود، ایٹمی صلاحیت ہونے کے باوجود، ہماری سرحدیں محفوظ نہیں ہیں۔

جس طرح ایک کہاوت مشہور ہے، وہ پہلے ہندوستان کے حوالے سے تھی، آجکل امریکہ پر fit ہوتی ہے۔ ہندوستان ہماری boundary کی خلاف ورزی کرتا تھا تو ہم احتجاج کرتے تھے، پھر کرتا تھا، پھر احتجاج کرتے تھے تو اس پر ایک کہاوت سنائی جاتی تھی کہ دو بچے آپس میں لڑ پڑے، ایک نے دوسرے کو تھپڑ مارا تو اس نے کہا کہ پھر مار کے دیکھ، اس نے دوسری بار مارا۔ اس نے پھر کہا کہ پھر مار کے دیکھ، اس نے پھر مارا تو بچے نے کہا کہ میرے ابو سے تو لڑ کر دیکھ۔ جناب چیئرمین! اب ہم کیا کہیں کہ کس سے لڑ کر دیکھ؟ یہ صورتحال میں سمجھتا ہوں انتہائی افسوسناک ہے اور اب ہمیں جراتمندانہ فیصلے کرنے چاہییں۔ جیسا یہاں پر کہا گیا کہ ہم اس نام نہاد دہشت گردی کی جنگ میں ہراول دستے کا کردار ادا کر رہے ہیں، ہمیں فوری طور پر یہ فیصلہ کرنا چاہیے کہ اب ہم اس جنگ سے علیحدگی اختیار کرتے ہیں، نمبر ایک۔ نمبر دو یہ ہے کہ اگر ہمارا چیف آف آرمی سٹاف۔۔۔، آرمی کا مقصد ہی یہ ہے کہ اپنے borders کا تحفظ کرے، اگر ان میں وہ صلاحیت نہیں ہے تو ہمارے قبائلی مجاہدین کو اجازت دی جائے، وہ ملک کا دفاع بھی کریں گے اور اپنا دفاع بھی کریں گے۔ جن قبائلی مجاہدین کے جہاد کی تاب نہ لا کر سوویت یونین پسپا ہو گیا اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ قوم اپنے ملک کا دفاع خود کرنا جانتی ہے اور اگر قوم، ملک، اور عوام کا دفاع یہ جنرل اور کرنل نہیں کر سکتے تو کم از کم دستبردار ہو جائیں، یہ hands up کر لیں، ہاتھ اوپر کر لیں کہ ہم نہیں کر سکتے تو پھر آپ دیکھیں گے کہ یہ قوم زندہ رہنا جانتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ بار بار مرنے کی بجائے ہمیں ایک دفعہ مرنا چاہیے۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہوں گا کہ جس طرح امریکہ کے سفیر کو بلا کر اس سے احتجاج کیا گیا ہے اور پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے لیکن میں ذرا اس سے آگے جانا چاہوں گا کہ اس مسئلے کو امریکہ میں متعین ہمارا High Commissioner اقوام متحدہ میں اٹھائے۔ اس مسئلے کو OIC میں اٹھایا جائے۔ اس مسئلے کو سارک ممالک میں اٹھایا جائے۔ پاکستان کی حدود کی، نیٹو افواج، امریکہ کی سرپرستی میں مسلسل خلاف ورزی کر رہی ہیں۔ ایک

آزاد اور خود مختار ملک کی سرحدوں کی خلاف ورزی ہو رہی ہے' اس پر اقوام عالم سوچے اور کوئی action لے' کوئی فیصلہ کرے' کوئی رائے قائم کرے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں بھی اب آزادانہ' جراتمندانہ فیصلہ کرنا چاہیے اور جیسا کہ تشکیل حکومت کے وقت ہم نے کہا تھا کہ اب ہماری پالیسیاں' پارلیمنٹ طے کرے گی اور جو سابقہ پالیسیاں ہیں ہم ان پر نظرثانی کریں گے۔ جب تک ہم اپنی پالیسیوں کا از سر نو جائزہ نہیں لیں گے اور امریکہ یا جو عالمی قوتیں ہیں' ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی بات نہیں کریں گے' اس وقت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ بہرحال حکومت کا حصہ ہوتے ہوئے ہم تو شروع سے کہہ رہے ہیں' آج سے نہیں' سات سال سے چیخ چلا رہے ہیں کہ حکومت کو اپنی پالیسیوں پر نظرثانی کرنی چاہیے اور میں سمجھتا ہوں کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم فوری طور پر اس طرح کے فیصلے کریں تا کہ ہمارے ملک کی سرحدیں محفوظ ہوں۔ Thank you جناب چیئرمین۔

Mr. Chairman: Mr. Nisar Memon.

سینیٹر نثار احمد میمن: بہت شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ پہلے تو میں اس بات کی وضاحت کر دوں کہ یہ جو آج سانحہ ہوا ہے' پہلے بھی پاکستان مسلم لیگ نے اعلان کیا تھا کہ ہم تعمیری کردار ادا کریں گے' قوم کے سامنے حقائق لائیں گے اور اپوزیشن کا جو کردار ہوتا ہے' وہ ادا کریں گے۔ آج ہم نے دیکھا کہ بجٹ پیش کرنے کے وقت کوئی اجازت نہیں ہوتی مگر چونکہ یہ اتنا بڑا مسئلہ تھا' قومی مسئلہ تھا' سلامتی کا مسئلہ تھا' اس کی اجازت لی گئی اور پاکستان مسلم لیگ نے اس بات کی National Assembly میں نشاندہی کی اور مجھے خوشی ہے کہ وزیر اعظم صاحب نے اسی وقت کھڑے ہو کر اس چیز کا اعلان کیا' condemn کیا' یہ اپوزیشن کی طرف سے initiative تھا جس کے نتیجے میں ساڑھے سات بجے یہ protest lodge ہوا۔ یہ ہے تعمیری کردار جو پاکستان مسلم لیگ نے کہا تھا اور ادا کر رہی ہے۔ میرے کافی ساتھیوں نے بات کی ہے' میں اس کو دہرانا نہیں چاہوں گا۔ میں صرف یہ کہوں گا کہ یہ قومی سلامتی کا معاملہ ہے اور اس سلسلے میں میری سب دوستوں سے گزارش ہو گی کہ اس سانحے کو دیکھتے ہوئے ایک مکمل بحث رکھی جائے اور یہ جامع بحث ہو جس میں یہ war on terror اور ہماری

governance کے issues پر بحث کی جائے۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ point scoring کا معاملہ ہے، یہ قومی سلامتی کا معاملہ ہے، اس لیے Leader of the House نے قوم کو یکجا کرنے کی بات کی ہے۔ انہوں نے انگلش میں کہا national unity قومی اتحاد، میں اس کی بھرپور تائید کرتا ہوں مگر یاد رکھیں کہ قومی اتحاد اس وقت ہوتا ہے، جب ہم اپنے اداروں کو متحد رکھیں۔ ایک طرف ہماری فوج پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت کر رہی ہے اور دوسری طرف ہم یہ کہیں کہ وہ hands up کر لیں۔ یہاں پر کوئی hands up کرنے کی بات نہیں ہے، یہ معاملہ صرف سیاسی ہے اور پالیسی کا ہے۔ اگر حکومت صحیح پالیسی بنائے گی تو فوج اس پر action لے گی۔ لہذا، میں اپنے دوستوں سے کہوں گا کہ آئیے policy کی بات کریں۔ یہاں پر دوسری بات یہ ہو رہی ہے اوراس بات کی کسی بھی صورت میں اجازت نہیں دینی چاہیے کہ ہم یہاں پر اپنے ہی اداروں کو کمزور کریں۔ میں آج صرف یہ کہوں گا کہ ہمارے لیے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ یہ حملے کیوں بڑھے ہیں۔ دو مہینے یا اڑھائی مہینے کی حکومت میں چار حملے ہونا اس بات کی گواہی ہے کہ حکومت میں کمزوریاں ہیں، جو اتحاد چل رہا ہے، اگر وہ آپس میں مل کر پاکستان کی حکومت چلائیں گے تو باہر سے کوئی حملے کی ہمت نہیں کرے گا۔ اسوقت سارا مسئلہ یہ ہے کہ اگر پاکستان کی حکومت مضبوطی سے چلائی جائے گی اور اس میں اداروں کو ٹکراؤ سے بچایا جائے گا، اگر Parliament کو مضبوط کیا گیا، جمہوریت کو مضبوط کیا گیا، ہم Parliament کی بات کرتے ہیں تو ہم یہ اجازت نہیں دے سکتے کہ ہم Senate کی عزت سے بات کریں اور قومی اسمبلی کی عزت سےکریں، مگر جب صدر پاکستان کی بات آئے جو Supreme Commander ہیں، ہم عزت کی بات نہ کریں۔

Mr. Chairman: Order, order, let us hear the honourable Member. Order in the House please, let us hear the honourable Member.

سینیٹر نثار احمد میمن: میں اس لیے کہوں گا کہ آئیے! اگر آپ قومی اتحاد کی بات کرتے ہیں تو اس پر سنجیدگی سے بات کیجیئے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر اسمٰعیل بلیدی، نہیں ہیں۔ جناب اعظم سواتی۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب! یہ ایک معمول کی بات ہو چکی ہے کہ ہمارے جوانوں---

Mr. Chairman: Then let us not call that.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: ہمارے جوانوں اور معصوم شہریوں کو غاصب، دہشت پسند NATO forces نے قتل کیا اور انہوں نے ہمارے اپنے علاقے میں، ہماری قومی سالمیت کے خلاف قتل وغارت کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ نثار میمن صاحب نے جو باتیں کیں، مجھے ان سے دلی ہمدردی ہے لیکن کم از کم یہ خیال کرنا چاہیے کہ اگر موجودہ حکومت کے دو مہینوں میں NATO forces نے صرف تین خلاف ورزیاں کیں تو ان کے وقت 36 خلاف ورزیاں ہوئیں۔ یہ اسی Bush اور Mush کی پالیسیوں کا نتیجہ ہے کہ آج میرا ملک جہنم بن چکا ہے۔ میں America میں رہتے ہوئے بھی نہیں ڈرتا تو پھر کم از کم ان کو نہیں ڈرنا چاہیے اور اپنے ملک کی حفاظت کے لیے اسی اتحاد، اسی جذبے سے اسلامی اقدار کا جھنڈا بلند کرنا چاہیے۔ جناب چیئرمین! میں انتہائی عزت و احترام سے اپنی divide کے دونوں اطراف کے بھائیوں اور بہنوں سے گزارش کرتا ہوں کہ آج وقت ہے، ہم اپنی سالمیت، اسلام کی سربلندی، پاکستان کی آزادی کے لیے اپنا علم بلند کریں۔ آج جیسا کہ عفور حیدری صاحب نے کہا کہ اقوام عالم کے سامنے اس ننگی جارحیت کو واضح طور پر بیان کریں اور اپنی افواج کو باقاعدہ طور پر کہیں کہ اگر یہ غریب قوم اس بجٹ میں اتنی بڑی تعداد میں آپ کا بوجھ برداشت کر رہی ہے تو پھر انہیں اپنی سرحدوں، اپنے جوانوں اور معصوم شہریوں کی حفاظت کرنی ہو گی۔ اگر کسی نے اس دکھ کو دیکھنا ہے تو جا کر اس ماں سے پوچھیں جس کے بچے آج اللہ کو پیارے ہو گئے، آج جا کر اس پاکستانی بہن سے پوچھیں جس کے بھائی اس امریکی جارحیت کا شکار ہو گئے۔ یہ Bush کی پالیسیوں کا نتیجہ ہے کہ آج امریکی قوم بھی اس سے نالاں ہے اور آج 160 million پاکستانی اس Bush کی پالیسیوں سے نالاں ہیں جس کی وجہ سے آج میرے اس ملک کو جہنم کی آگ کے اندر دھکیل دیا گیا ہے۔ خدارا! آئیں ایک آواز بن کر اتحاد کا مظاہرہ کریں، عملی طور پر کوئی صورت پیدا کریں کہ ہم اس امریکی جارحیت کا کس طریقے سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔ شکریہ جی۔

Mr. Chairman: Mr. Mandokhel.

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اس اہم موضوع پر موقع دیا کہ بات کروں، اپنی معروضات پیش کروں۔ جناب والا! بڑے تشویشناک اور افسوسناک واقعات ہوئے ہیں اور ان میں ہمارے فوجی جوانوں کی جانیں بھی گئی ہیں، دوسری طرف سے بھی ایسا ہوا ہو گا۔ جناب والا! اصل مسئلہ یہ ہے کہ بحیثیت Senate اور ملک کی Parliament کے اس مسئلے کو صحیح طور پر علمی انداز میں اور انصاف سے سوچیں تو کچھ سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ جناب والا! حالات ایسے ہیں، ابھی تو ایسے الفاظ استعمال ہو رہے ہیں کہ Americans اور فلاں، فلاں آ گئے، یہ پاکستان اور افغانستان دونوں کی security اور باہمی تعلقات کا مسئلہ ہے، اس وقت یہ مسئلہ ہمارے ملک اور افغانستان میں درپیش ہے۔ جناب والا! کم از کم Senate, Parliament جیسے ادارے کو یہ سوچنا چاہیے کہ اس کی inquiry کیوں نہیں ہوسکتی کہ حقائق سامنے آئیں کہ یہ واقعات کیسے اور کہاں سے initiate ہوئے، کیا واقعات ہوئے۔ اس میں واقعی America یا کوئی اور involve ہے کہ انہوں نے جارحیت اور یہ زیادتی کی تو یہ واقعی condemnable ہے۔ اس وقت پاکستان اور افغانستان میں، آپ بیانات میں پڑھ سکتے ہیں کہ جناب والا! الفاظ استعمال ہوئے ہیں کہ وہاں پر ایسے عناصر ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس لڑائی میں حصہ لیا اور ہم نے افغانستان کے اتنے سپاہی قید کئے، ہم نے پکڑے ہیں لیکن پاکستان کی وزارت دفاع نے کوئی بیان نہیں دیا ہے، ذمہ دار وزارت خارجہ نے کوئی بیان نہیں دیا لیکن وہاں ہماری سرزمین پر، ہمارے ملک میں ایسے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جنہوں نے ہماری Foreign Policy اور دفاعی policy کے بارے میں اپنے لیے یہ حق حاصل کیا ہے کہ وہ اس پر عمل بھی کریں اور اس پر فیصلے بھی کریں، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے یہ کام کیا ہے۔ جناب والا! اب اگر ہماری سرزمین پر ایسا ہو، جیسا کہ معلوم ہے کہ خارجی عناصر یہاں پر ہیں اور وہ علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہم افغانستان میں حملے کریں گے۔ اب یہ مسئلہ پاکستان کی Paliament کا مسئلہ ہے، ملک کے عوام کا مسئلہ ہے کہ کیا ہم کسی کو اجازت دیں گے کہ یہاں پر اس کا اڈا ہو، تربیت گاہ ہو، پناہ گاہ ہو اور وہ وہاں جائے اور قتل

کرے۔ ہم یہاں پر بغیر حساب کے بیٹھے رہیں، ہمارے لیے امن ہو گا اور یہ voice of hot pursuit کا مسئلہ نہیں ہے کہ right of hot pursuit مانتے ہیں یا نہیں، سوال یہ ہے کہ جب کسی party کو یہ مسئلہ درپیش ہوتا ہے تو وہ پھر اس کو جنگی انداز میں نبھاتا ہے۔ جنگ کے اپنے قوانین ہیں، اس کے یہ قوانین نہیں ہیں کہ ہم یہاں پر بیٹھ کر کہیں کہ نہیں، ہمارے مخالف کو اس طرح سوچنا چاہیے۔ جناب والا! یہ ISAF ہے، International Security Assistance Force, United Nations کی resolution سے بنی ہے۔ یہ ایسی چیزیں ہیں کہ میں یہ request کروں گا کہ یہ مسائل ایسے نہیں ہیں کہ ہم ان کو اس انداز میں لیں کہ ہم War of terror میں ہیں یا نہیں ہیں، ہم سب اور یہ House اعلان کرے کہ ہم شامل نہیں ہیں، ہم War of terror میں شریک نہیں ہوتے لیکن اس کے باوجود ہم اس کا کیا علاج کریں کہ ہمارے علاقے سے لوگ جائیں اور دوسروں کی مملکت پر حملے کریں۔ کیا پھر State کی حیثیت سے ہماری sovereignty کے لیے، ہماری security کے لیے مسائل پیدا نہیں ہوں گے؟

جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ مہربانی کریں یہ پاکستان اور افغانستان کی سیکیورٹی کا اہم مسئلہ ہے، یہ ان کے relations کا مسئلہ ہے، ہمیں ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہیے کہ ہم یہ سمجھیں کہ یہ تو ہمارے لیے آرام کی چیز ہے اور ہم اس کو ہضم بھی کر سکتے ہیں اور دوسرے ایسے کام کر سکتے ہیں۔ نہیں ایسا نہیں ہے۔ اس لیے اس کی صحیح inquiry ہونی چاہیے۔ اگر واقعی aggression ہے تو ہم اسے condemn کرتے ہیں اور اگر ایسا نہیں اور اس میں دوسرے مسائل ہیں تو پھر اس کے مطابق ہمارے سینیٹ کو فیصلہ کرنا ہے اور ہم نے اپنی گورنمنٹ کو یہ بتانا ہے کہ یہ کون ہیں جو کہ ہمارے ملک سے دوسرے ممالک میں مداخلت کرتے ہیں۔ جیسے ہمارے دوست نے کہا کہ ہمیں نہیں کرنا چاہیے اور یہی صحیح بات ہے۔ نہ ہمیں دوسرے کی مداخلت تسلیم کرنی چاہیے اور نہ ہم دوسروں میں مداخلت کریں اور ان کو برباد کریں۔ آخر میں نتیجہ کیا ہو گا، ایک بڑی لڑائی ہو گی، جسے نہ آپ بچا سکیں گے، نہ میں بچا سکوں گا اور نہ کوئی اور بچا سکے گا۔ جناب والا! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔

جناب چیئرمین: لیاقت بنگزئی صاحب۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسول الکریم اما بعد، اعوذ با اللہ من الشطین الرجیم ان دین عنداللہ السلام، صدق اللہ وعلی العظیم و صدق الرسول الکریم۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ آج کے اس انتہائی اہمیت کے حامل موضوع کو آپ نے اس ایوان میں زیر بحث لا کر پوری قوم کے احساسات کی ترجمانی کی ہے۔

جناب چیئرمین! میرا سب سے پہلا سوال تو یہ ہے کہ آج جب ہماری سرحدوں پر حملہ ہوا اور جس کے نتیجے میں ہمارے جوانوں سے لے کر میجر rank تک اور ہمارے شہریوں میں نوجوان اور بچے شہید ہوئے۔ وزیر دفاع صاحب کو یہاں اخلاقاً اور part of the Government موجود ہونا چاہیے تھا۔ انتہائی دلچسپ بات یہ ہے کہ جب یہ بحث یہاں پر ہو رہی تھی کہ آیا اس موضوع کو یہاں اٹھایا جائے یا نہ اٹھایا جائے تو اس وقت وزیر دفاع صاحب موجود تھے لیکن جیسے ہی فیصلہ ہوا کہ اس موضوع کو یہاں زیر بحث لایا جائے گا تو وزیر موصوف صاحب کھسک گئے، جبکہ ان کو اخلاقی طور پر یہاں wind up کرنا چاہیے تھا۔ آپ کی طرف سے ruling بھی ہوئی تھی اور قائد حزب اختلاف اور قائد ایوان دونوں نے agree بھی کیا تھا کہ اس موضوع کو یہاں زیر بحث لایا جائے گا تو ان کو بیٹھنا چاہیے تھا جس کا کہ پورے ہاؤس نے notice لیا اور پورے ہاؤس کو اس بات پر افسوس بھی ہوا۔

جناب چیئرمین! ملک کی آزادی اور خودمختاری کے لیے قوم اپنا پیٹ کاٹ کر فوج کے لیے بجٹ بناتی ہے، آج ہی تین کھرب روپے کے بجٹ کا اعلان ہوا۔ سوچنے کی بات ہے کہ یہ ہم کیوں دیتے ہیں۔ یہ پیسے ہم اپنے لوگوں کے پیٹ کاٹ کر، اپنے بچوں کے مستقبل کا سودا کرتے ہوئے اس قوم کے دفاع کے لیے دیتے ہیں، کیا ہماری حکومت اپنے فرض سے غفلت نہیں برت رہی ہے؟ کیا وہ چشم پوشی نہیں کر رہی ہے؟ کیا وہ اس بات کو own کریں گے کہ ان کے ہوتے ہوئے ایک اتنی بڑی مضبوط قوت، دنیا کی ساتویں ایٹمی قوت اور مسلم ممالک کی پہلی ایٹمی قوت کی سرزمین پر ایسا ہو؟ جناب چیئرمین! ہم نے یہ کس لیے یہاں رکھا ہے؟ میں یہ نہیں کہتا کہ ہمیں اپنی ایٹمی قوت کو استعمال کرنا چاہیے جو انتہائی پرامن مقاصد کے لیے ہے،

اس کے لیے استعمال کرنا چاہیے لیکن ہمیں اس بات کو بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ جس قوم کی عزت و ناموس پر آنچ آئے تو پھر ایسے موقعوں پرہمیں اپنے سفارتی اور سیاسی تعلقات کو استعمال کرنا چاہیے، مذاکرات کرنے چاہئیں۔ امریکی سفیر کو فوری طور پر وزارت خارجہ میں بلایا جائے اور اس سے باقاعدہ اس ہاؤس کے توسط سے یہ سوال کیا جائے کہ ایک، دو، تین، چار دفعہ نہیں یہ چالیسویں مرتبہ ہے۔ آپ نے اس قوم کے ساتھ war on terror کی بنیاد پر ایک so called معاہدہ کیا، پہلے تو work out ہونا چاہیے کہ what were the interests in the war against terrorism? دہشتگردی کیا ہے؟ اس کی terms کیا ہیں؟ اس کی definition کیا ہے؟ ہم ایک موہوم سا تیر ہوا میں چلا رہے ہیں، کوئی بھی بات ہوتی ہے تو تان یہاں پر آ کر ٹوٹ جاتی ہے کہ war against terror ، آپ نے پہلے ہی دن کہا تھا کہ جی یہاں کوئی war against terrorism نہیں۔ یہ ایک great game ہے، یہ اس کے کردار ہیں اور ہم نے وہ کردار نبھانا قبول کیا۔ جناب چیئرمین! یہ آج سے نہیں کیا، یہ ہم نے گزشتہ 60 سال سے کیا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اب enough is enough. جو ہوا سو ہوا ، اب do more کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ہم ایک آزاد قوم ہیں۔ ہمارے ساتھ تین اور ممالک کی بھی سرحدیں لگتی ہیں۔ کیا امریکہ کو اتنی جرأت ہوسکتی ہے کہ کبھی وہ انڈیا کی طرف میلی آنکھ سے دیکھے، کیا ان کو یہ جرأت ہوسکتی ہے کہ کبھی ایران کی طرف میلی آنکھ سے دیکھے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ ان کی آنکھ پھوڑ دیں گے، وہ ایک خودمختار، باوقار اور آزاد قوم ہیں۔ ہماری طرح بکاؤ مال نہیں ہیں، ہم اپنے آدمیوں کو خود ہی پانچ ہزار ڈالر پر فروخت کر رہے ہیں۔ یہ کیا ہے؟ مجھے اس موقع پر صرف یہ کہنا ہے کہ

حمیت نام تھا جس کا گئی تیمور کے گھر سے

غیرت جس کا نام تھا، حیا جس کا نام تھا، وہ ہماری آنکھوں سے بھی چلی گئی، ہمارے ذہنوں سے بھی چلی گئی اور ہمارے گھر سے بھی چلی گئی۔ (فارسی شعر)

اب تو وہ حملے بھی کرتا ہے، اعتراف بھی کرتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ میں دیکھ لوں گا۔ ہمارے مندوخیل صاحب نے فرمایا کہ یہاں سے کچھ مداخلت ہو رہی ہے، ضرور ہو رہی ہو گی لیکن اس پر کمیشن بٹھایا جائے، اس پر inquiry کی جائے کہ یہاں سے کون مداخلت کر رہا ہے۔ آیا

امریکہ ہم سے اتنا نزدیک ہے کہ وہ ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت کر رہا ہے' وہ تو ہم سے کوئی 8 ' 10 ہزار کلومیٹر دور ہے۔ اگر یہاں اس نے افغانستان کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے تو بتا دے۔ ہمارے افغانستان کے ساتھ گہرے' تاریخی اور صدیوں پرانے رابطے ہیں' ہماری زبان ایک ہے' ہماری ثقافت ایک ہے' ہمارا مذہب ایک ہے' ہمارا کلچر ایک ہے۔ اگر ہمارے اور افغانستان کے مابین کبھی شکر رنجیاں پیدا ہوتی ہیں تو ہم خود مل بیٹھ کر حل کریں گے۔ کسی تیسری قوت کو 8 ہزار کلو میٹر سے یہاں آ کر یا NATO forces کو ہمارے درمیان پڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں اپنی اس موجودہ حکومت سے انتہائی ادب و احترام کے ساتھ گزارش کروں گا کہ اگر آپ اس طرح حکومت چلائیں گے اور پالیسیوں کا وہی تسلسل رہے گا جو کہ پچھلے آٹھ سال سے تھا اور آپ کے دور میں بھی ہو رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو قوم کے ساتھ عظیم دھوکہ ہے' آپ نے قوم کو اندھیرے میں رکھا ہے۔ آپ اعتماد میں لیں' پارلیمنٹ میں آئیں اس کو discuss کریں اور اگر ہمیں پارلیمنٹ میں نہیں بتاتے تو in camera briefing دیں' parliamentarians کو briefing دیں کہ ہماری یہ یہ مجبوریاں ہیں' ہمارے یہ عوامل ہیں کہ جن کی وجہ سے ہم مجبور ہیں اور ان کے ساتھ cooperation کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں اس بات پر اپنی اس تقریر کو ختم کروں گا کہ سینیٹ سے ہمارے خواہ اُس طرف کے دوست ہوں یا اِس طرف کے' ایک مشترکہ قرارداد انتہائی سخت لفظوں میں جانی چاہیے اور اس کو آخری warning کے طور پر دیا جائے۔ اس طرح آنکھیں نیچی کر کے جینے کا کوئی فائدہ نہیں' جس طرح مثل مشہور ہے کہ شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سال کی زندگی سے بہتر ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔

جناب چیئرمین: جی بھنڈر صاحب۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب چیئرمین! یہ واقعہ جس پر بحث ہو رہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے لیے اندوہناک ہی نہیں بلکہ پاکستان کے لیے بہت بھاری ضرب کاری کے مترادف ہے اور یہ صریحاً حدود کی خلاف ورزی کر کے' پاکستان کی حدود کے اندر جو بمباری کی گئی ہے یہ نہایت ہی قابل مذمت ہے۔ جس طرح ایوان کے دونوں اطراف سے اس کی

مذمت کی گئی ہے میں بھی اپنے آپ کو اس میں شامل کرتے ہوئے پرزور الفاظ میں اس کی مذمت کرتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان واقعات کی جس قدر بھی مذمت کی جائے کم ہے لیکن دیکھنا ہمیں یہ ہے کہ صرف مذمت کرنا ہی کافی نہیں بلکہ ہمیں ensure یہ کرنا ہے کہ آئندہ آنے والے وقتوں میں یہ واقعات repeat نہ ہوں ' یہ واقعات دوبارہ معرض وجود میں نہ آئیں۔ پاکستان کی integrity, پاکستان کی territorial integrity کے اندر کسی کو کسی قسم کی مداخلت کرنے کی کبھی بھی جرات نہیں ہونی چاہیے۔

جناب والا! پاکستان ایک امن پسند ملک ہے ' پاکستان امن کا حامی ہے ' پاکستان war on terrorism میں شامل رہا ہے۔ حکومت مسلم لیگ کی ہو یا آج پیپلز پارٹی یا (ن) لیگ کی ہے اس سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔ سب لوگ جتنے بھی ہیں جو آج برسراقتدار ہیں وہ بھی war on terrorism کے حامی ہیں کہ اس پر war ہونی چاہیے اور terrorism ختم ہونا چاہیے ' ہم بھی حامی تھے اور ہم نے (پاکستان مسلم لیگ )نے بھی اپنے دور اقتدار میں حتی الوسع یہ کوشش کی کہ war on terrorism میں شامل ہو کر terrorism کو ختم کیا جائے۔ ہم کل بھی اس دہشت گردی کے خلاف تھے 'آج بھی اس کے خلاف ہیں۔ ایسے واقعات جو اس شکل میں رونما ہوتے ہیں ان کی بھی مذمت کرتے ہیں اور ان کے بھی خلاف ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کسی حد تک ' کچھ تھوڑا سا دوسرے ملک کو جب کمزور سمجھا جاتا ہے تو یہ جرات کرلی جاتی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ حالات پیدا ہونے چاہییں کہ کسی کو territorial integrity کے خلاف' کسی ملک کو بھی ' خواہ کتنا ہی کوئی powerful ہو' خواہ کتنا ہی کسی کے resources ہوں 'یہ جرات نہیں ہونی چاہیے اور پاکستان کی پالیسی یہ ہونی چاہیے اور پاکستان کو یہ لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے کہ آئندہ آنے والے وقتوں میں کبھی کسی کو یہ جرات نہ ہوسکے کہ وہ territorial integrity کے against کوئی بھی بات کرے' خواہ کتنا ہی کوئی powerful ملک کیوں نہ ہو۔

جناب والا! دوسری بات' میں یہ سمجھتا ہوں کہ صرف یہ کہہ دینے سے یا یہاں تقاریر کرنے سے یہ بات نہیں بنتی۔ ہمیں on record ہونا چاہیے۔ پاکستان کی سینیٹ کو on record آنا چاہیے کہ جونہی یہ واقعہ رونما ہوا تو پاکستان سینیٹ نے اس کے اوپر بحث بھی کی

اور اپنے ردعمل کا اظہار بھی کیا ۔ جناب والا! ہماری تقاریر اس ایوان کے اندر رہتی ہیں یا ہماری debate میں آ جائیں گی ۔ کچھ رپورٹر ہماری رپورٹ کردیں گے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کے متعلق ہمارا ایک واضح resolution آنا چاہیے۔ وہ واضح resolution ہماری وزارت خارجہ کو بھی جائے، وہ باہر پریس میں بھی جائے، باہر کے ممالک کو بھی پتا چلے کہ ہمارے جذبات کیا ہیں اور ہم نے کس طرح express کیا ہے۔ جناب والا! میں نے اپنے طور پر ایک resolution draft کیا ہے لیکن اس میں جو بھی ترامیم میرے دوست کرنا چاہیں وہ کریں لیکن میں یہ تجویز کروں گا کہ ہمیں یہ resolution pass کرنا چاہیے۔

"The Senate of Pakistan condemns in the strongest terms, the naked aggression of the NATO forces today on 11th of June, 2008 in areas of Mehmand Agency inside Pakistan. It is the repetition of such incidents of grave nature. Pakistan is fighting the war on terror with all its possible resources to the best of its ability. Pakistan has shown restraint and have always stood for peace and good relationship but such violation is a clear act of terrorism and against all the norms of International law. Pakistan has the capability of defending itself and if such acts are repeated Pakistan should revise its policy on war on terror. The Senate urges on Pakistan Government not only to lodge strong protest but should also ensure that such incidents should not take place in future so that the territorial sovereignty of Pakistan is safeguarded."

جناب والا! یہ میری تجویز ہے۔ اس میں میرے دوست جو بھی ترمیم کرنا چاہیں، ترمیم فرمائیں لیکن ہماری طرف سے قرارداد منظور ہو کر جانی چاہیے۔ یہ میری تجویز ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر خالد محمود سومرو صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: Thank you Mr. Chairman. اعوذ باللہ من

الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔(عربی)

کسی فرعون کو مشکل کشا کہہ دوں یہ مشکل ہے۔

کسی دجال کو میں انبیاء کہہ دوں یہ مشکل ہے

مجھے زنجیر پہنا دو، مجھے سولی پہ لٹکا دو

مگر میں راہزنوں کو رہنما کہہ دوں یہ مشکل ہے

جناب! کہا گیا کہ جب اس عنوان پر بات ہو تو پرویز صاحب کا نام نہ لو۔ کیوں کہ اللہ نے اس کو بڑی عزت دی ہے اور کرسی دی ہے۔میں سمجھتا ہوں پھر حضرت فرعون کہنا چاہیے ' حضرت نمرود، حضرت قارون 'حضرت یزید کہنا چاہیے۔یہ پرویز کا نام' اللہ رحم کرے سب سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک خط جس بادشاہ نے پھاڑا تھا اس کا نام بھی پرویز تھا اور سب سے پہلے جس آدمی نے حدیث کا انکار کیا' انکار حدیث کا بانی ' وہ بھی پرویز تھا۔

(ڈیسک بجائے گئے)

اور سب سے پہلے جس نے پاکستان کو عملی طور پر امریکہ کی کالونی میں تبدیل کیا وہ بھی پرویز تھا۔ وہ لوگ جو پرویز مشرف کی چھاؤں تلے پلتے رہے وہ آج کس منہ سے اس کی پالیسیوں کی مذمت کر رہے ہیں' جن کے ہاتھ سوات کے شہیدوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں' وزیرستان کے شہیدوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں' باجوڑ کے معصوم لوگوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں ' شہدائے لال مسجد کے خون سے رنگے ہوئے ہیں' جامعہ حفصہ کی محسنات' عالمات کے خون سے رنگے ہوئے ہیں۔ جنہوں نے لال مسجد کے تقدس کو پامال کیا' جنہوں نے جامعہ حفصہ کو بلڈوز کیا وہ کس منہ سے آج مذمت کر رہے ہیں' مگر مچھ کے آنسو بہا رہے ہیں۔ان کو چاہیے کہ پہلے وہ اس پر قوم سے معافی طلب کریں اور اپنی غلطیوں کا اعتراف کریں۔ میرے محترم! اس وقت دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد امریکہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔International terrorist of the world بش ہے اور امریکہ کو پاکستان کے سر پر چڑھانے والا بش کا فرمانبردار پرویز مشرف ہے اور تمام خرابیوں کی جڑ پرویز مشرف ہے۔ 9/11 کے بعد جو حالات بنے ' ایک ٹیلیفون کال پر اس نے گھٹنے ٹیک دئیے تھے اور ہماری عزت اور ناموس کو ' وقار کو اس نے برباد کردیا یہ مسلمانوں کی پیشانی پر ایک بدنما داغ ہے۔ جناب چیئرمین! میں مذمت کرتا ہوں ان

واقعات کی لیکن صرف مذمت سے کام نہیں بنے گا۔ میں اپنے اتحادیوں سے درخواست کرتا ہوں، موجودہ حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنی پالیسیوں کو تبدیل کرو۔ ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہے اور پاکستان کی حکومت فوری طور پر سیکورٹی کونسل میں اس چیز کو لائے اور احتجاج کرے تا کہ دنیا کے سامنے ہمارا موقف واضح ہو۔ یہ صرف شف شف سے کام نہیں چلے گا صاف طور پر شفتالو کہنا چاہیے۔ بہت کچھ ہو چکا ہے ہم نے بہت کچھ برداشت کیا ہے لیکن آخر ہم مسلمان بھی تو ہیں، ہم نے کلمہ پڑھا ہے۔ یہ ہوگا اور وہ ہوگا۔ اللہ رب العزت نے فرمایا (وجاهدوا فی الله حق جهاده) مرنا تو ویسے بھی ہے۔ فوج کے بارے میں ہمارے ایک محترم نے بات کی تو ایک ساتھی ناراض ہوگیا۔ فوجی بھی تو انسان ہوتے ہیں وہ فرشتے نہیں ہیں۔ معصوم صرف اللہ کے پاک نبی ہیں۔ غلطیاں ان فوجیوں سے بھی ہوسکتی ہیں۔ جب عزت و وقار کی بات ہو تو پھر پوری قوم کو لڑنا پڑتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، من قُتِل دُون عِرضِہ ومالہ فھو شھید۔ اپنی چادر اور چاردیواری کے تحفظ کے لیے، اپنی جان و مال کے تحفظ کے لیے، اپنی دھرتی کے تحفظ کے لیے جو اپنی جان دے دیتا ہے، وہ شہید ہے۔ فوج کا تو motto یہ تھا، اب اگر تبدیل ہوگیا ہے تو ہمیں بتلایا جائے۔ ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ۔ ایمان کا مفہوم کیا ہے؟ تقویٰ کا مفہوم کیا ہے؟ جہاد فی سبیل اللہ کا مفہوم کیا ہے؟

میں التماس کرتا ہوں کہ اس معاملے پر ہمیں باضابطہ طور پر stand لینا چاہیے۔ اگر ہم اسی گزشتہ حکومت کی امریکہ نواز پالیسیوں پر چلتے رہیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ بیڑہ غرق ہوگا۔ ہمیں ہمت کرنی چاہیے اور جرأت کرنی چاہیے۔ یہ بات نوٹ کرلی جائے کہ انشاء اللہ امریکہ ذلیل ہوگا۔ اگر آج وہ super power ہے تو کل وہ صفر پاور ہوگا۔ سوویت یونین بھی سپر پاور تھا اور جس نے بھی کہا ٹھیک کہا کہ

کل روس بکھرتا دیکھا تھا
اب امریکہ ٹوٹتا دیکھیں گے
ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے
خون پھر خون ہے گرتا ہے تو جم جاتا ہے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

جناب چیئرمین: پروفیسر محمد ابراہیم۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ جنابِ چیئرمین! آج مہمند ایجنسی میں جو واقعہ رونما ہوا ہے، حقیقت میں امریکہ نے غیر اعلانیہ طور پر پاکستان کے خلاف جنگ چھیڑ دی ہے اور اس کو اسی معنی میں لینا چاہیے اور اس کا اسی طرح سے اعلان کرنا چاہیے۔

جناب چیئرمین! اس وقت یہ بات کہی جارہی ہے کہ war on terror میں ہم اصولی طور پر ساتھ دے رہے ہیں۔ مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ so called war on terror امت مسلمہ کے خلاف امریکی جارحیت ہے۔ امریکہ نے امت مسلمہ کے دو آزاد اور خود مختار ممالک افغانستان اور عراق پر قبضہ کر رکھا ہے اور پاکستان پر امریکی حملے ہو رہے ہیں۔ ایران اور شام کو امریکہ حملوں کی دھمکیاں دے رہا ہے۔ جناب، war on terror یہیں تک محدود ہے، فلسطین کے مسلمانوں کو اپنے گھروں سے بے دخل کیا گیا ہے، وہاں روزانہ ہماری ماؤں، بہنوں، بچوں اور بھائیوں کو شہید کیا جا رہا ہے۔ وہاں پر کوئی war on terror نہیں ہے۔ کشمیر کے اندر مظالم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں، وہاں کوئی war on terror نہیں ہے۔ امت مسلمہ کے خلاف ہی امریکہ war on terror لڑ رہا ہے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے سابقہ حکومت نے اعلان کیا تھا کہ ہم front line state تھے war on terror میں اور مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے موجودہ حکومت نے اسی غلط پالیسی کو جاری رکھا ہے اور ہمارے محترم وزیر خارجہ کا پہلا بیان یہ تھا کہ ہم پاکستان کے مفادات کی خاطر war on terror میں ساتھ دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! پاکستان کا کوئی مفاد نہیں ہے، کسی اصولی بنیاد پر ہم ساتھ نہیں دے رہے ہیں۔ ہم بزدلی کی بنیاد پر ساتھ دے رہے ہیں، ہم بے حمیتی کی بنیاد پر ساتھ دے رہے ہیں، ہم بے غیرتی کی بنیاد پر ساتھ دے رہے ہیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ یہ واقعات بند ہوں تو اس کے لیے صرف اس واقعے کی مذمت کافی نہیں ہے۔ اس کے لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم واضح اور واشگاف اعلان کردیں کہ ہم war on terror میں کوئی حصہ نہیں لیں گے، war on terror کوئی چیز نہیں ہے، یہ صرف امت مسلمہ کے خلاف امریکی جارحیت ہے اور

اس جارحیت میں ہم ساتھ دینے کے لیے تیار نہیں ہے۔ اگر یہ نہیں ہوتا تو گزشتہ حکومت کی پالیسی جتنی غلط تھی، آج کی حکومت کی پالیسی بھی اتنی ہی غلط ہے۔ وزیر خارجہ محترم نے اعلان تو یہ کیا تھا اور پوری حکومت نے یہ اعلان کر رکھا ہے کہ اب پالیسیاں پارلیمنٹ میں بنیں گی لیکن جناب چیئرمین! مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس پالیسی کو جاری رکھا جا رہا ہے۔ اس پالیسی کو پارلیمنٹ میں نہیں لایا جارہا اور پارلیمنٹ سے کوئی رہنمائی حاصل نہیں کی جارہی۔ اسی غلط پالیسی کو جاری رکھا گیا ہے۔ اس لیے میری یہ گزارش ہوگی اور میرا یہ مطالبہ ہوگا کہ صرف condemnation ہی نہیں اور اس بات کا اعلان کہ ہم war on terror میں ساتھ دے رہے ہیں، یہ وہی غلط پالیسی ہوگی، بلکہ اس بات کا اعلان ہونا چاہیے کہ ہم war on terror سے نکل رہے ہیں اور ہمیں عملاً نکلنا چاہیے۔ اس کے بعد ہم اس اہل ہوں گے کہ ہم اینٹ کا جواب پتھر سے دیں ورنہ اگر وزارت خارجہ یہ اعلان کرتی پھرے اور وزیر خارجہ یہ اعلانات کرتے رہیں کہ ہم war on terror میں اصولی بنیاد پر اور پاکستان کے مفادات کی خاطر ساتھ ہیں تو پھر یہ بات غلط اور بے معنی ہے کہ ہم اس واقعے کی مذمت کرتے ہیں۔ پھر حقیقی بات یہ ہے کہ یہ مذمت بھی صرف زبانی جمع خرچ ہے، حقیقت میں مذمت نہیں۔

حقیقی مذمت بھی ہونی چاہیے اور ہمیں اس بات کی تیاری کرنی چاہیے، افغانستان سے بھی انشاء اللہ امریکہ کو نکلنا ہوگا اور اپنے وطن کے دفاع کے لیے ہمیں آگے بڑھ کر حکومت کے ساتھ کام کرنا ہوگا۔ ہم تیار ہیں ہر طرح کی قربانی کے لیے لیکن حکومت کو بھی واضح اور واشگاف اعلان کرنا ہوگا کہ ہم نے امریکہ کا کسی طور پر بھی ساتھ نہیں دینا۔ اگر اس بات کا اعلان حکومت نہیں کرتی تو پھر ہم یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں گے کہ موجودہ حکومت اور گزشتہ حکومت میں کوئی فرق نہیں۔ یہ پھر کھوٹے سکے کے دو رخ ہی کے مترادف ہیں۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: مولانا راحت۔ جی رضا صاحب۔ ایک منٹ رضا صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں----

سینیٹر میاں رضا ربانی: چیئرمین صاحب! جیسے میں نے عرض کیا تھا کہ coalition

حکومت پارلیمنٹ کو ہر قدم پر باخبر رکھنا چاہتی ہے۔ ابھی Foreign Office کے افسران یہاں پر موجود ہیں اور انہوں نے کچھ latest چیزیں جو سامنے آئی ہیں وہ بتائی ہیں۔ میں آپ کے توسط سے ہاؤس کو اس سلسلے میں update کرنا چاہ رہا ہوں۔ اس میں پہلی بات یہ ہے کہ جو ساڑھے سات بجے Ambassador کو summon کیا گیا اور اس کے ساتھ protest lodge کیا گیا، اس میں جہاں پر اور strong condemnation اور یہ تمام باتیں تھیں وہاں پر ایک joint investigation بھی حکومت پاکستان نے call کی ہے۔ ایک joint investigation اس کی ہونی چاہیے that we will not be satisfied with a one sided investigation.

جناب چیئرمین صاحب! دوسری بات جو ابھی سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ غالباً کل کسی وقت Foreign Minister کی meeting پیرس میں کونڈولیزا رائس کے ساتھ ہوگی اور وہاں پر یہ priority No.1 issue ہوگا

and it will be taken up in the strongest possible terms with her in the meeting which is probably taking place sometime tomorrow

اور اس میں ہاؤس کے جو جذبات اور sentiments تھے---- اگر آپ مجھے اجازت دیں گے تو میں صرف تین لائنیں Foreign Office کی press release کی جو اس موقع پر جاری ہوئی ہے، جو immediate reaction تھا، اس کی میں صرف تین لائنیں پڑھ دیتا ہوں۔ ویسے تو یہ تفصیلی ہے لیکن تین لائنیں اس ہاؤس میں جو باتیں ہوئی ہیں اس کی عکاسی کر رہی ہیں اور وہ کہتی ہیں کہ:

"This attack also tints to undermine the very basis of our cooperation with the coalition forces and warrants a serious rethink on their part of the consequences that could ensure from such rash acts."

تو یہ ابھی مجھے فوری طور پر پتا چلا جو آپ کے توسط سے میں نے ہاؤس کے سامنے رکھا۔

Mr. Chairman: The progressive update is appreciated.

*(Interruption)*

**Senator Mian Raza Rabbani:** Sir, as far as the resolution is concerned, I have spoken to the Leader of the Opposition, I have spoken to Prof. Khurshid sahib

اور میری ابھی سواتی صاحب سے بھی بات ہوئی ہے ابھی details of the incident are just flowing in اور میں نے ان سے request یہ کی ہے کہ ضرور resolution pass کریں گے۔ Just give me a day تاکہ تمام details سامنے آجائیں اور Prime Minister سے بھی مشاورت کرکے اور Foreign Office سے کرکے ایک joint draft اگلی sitting میں لے آئیں گے۔

**سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی:** جناب چیئرمین! یہ بہتر ہوگا کہ ہم NATO کے سیکرٹری جنرل کے ساتھ اپنا protest lodge کریں کیوں کہ ابھی اسی مہینے میں جب ہم بلجیم گئے نیٹو کی ایک کانفرنس کے سلسلے میں تو ان سے کافی تفصیلی بات ہوئی تھی، آپ کو بھی اس بات کا علم ہے، اس لیے I think we should lodge a protest with him. ویسے بھی ان کا ایک وفد ہمارے ہاں آرہا ہے most probably later this year, so protest should be lodged with him.

**Senator Mian Raza Rabbani:** Mr. Chairman, the question is that why the American Ambassador was summoned and why it will be taken up with Condoleza Rice probably tomorrow is that the command of the NATO forces is with the United States. That command has shifted to them during the last three or four days so that is why.....

**Mr. Chairman:** And I am sure that the Foreign Office will do it with the appropriate forum all over. Maulana Rahat Hussain Sahib.

**سینیٹر مولانا راحت حسین:** (عربی) شکریہ جناب چیئرمین! اس اہم مسئلہ پر اپوزیشن اور حزب اقتدار دونوں نے ایک تجویز دی اور اس پر احتجاج بھی کیا ہے۔ ٹھیک ہے اس کے اندر

ایک دو باتیں ہوں گی، لیکن مملکت کا مسئلہ ہے اور ہمارے ملک کی سلامتی کا مسئلہ ہے۔ میں پہلے بھی پچھلی حکومت میں یہ بات کہہ چکا ہوں کہ حب الوطنی من الایمان، وطن کے ساتھ محبت رکھنا، اس کا تحفظ کرنا، یہ تو ایمان کی علامت ہے۔ جناب چیئرمین! ہم جتنے دفاعی طور پر مضبوط ہوں گے اتنا ہی باہر کی دنیا، دشمن اور اغیار پر ایک رعب ہو گا اور یہ اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے کہ (عربی) ترجمہ: آپ باطل قوتوں کے خلاف، اغیار کے خلاف، دشمنوں کے خلاف مطلوبہ قوت اور technology حاصل کریں تاکہ آپ کا رعب ان پر جم جائے۔ اگر آج ہمارے پاس اسلحہ ہے یا طیارے ہیں تو اس کا توڑ ان لوگوں کے پاس موجود ہے جن سے ہم نے یہ چیزیں خریدی ہیں۔ ہماری اپنی کوئی technology نہیں ہے۔ ہم معاشی، سیاسی، اقتصادی اور دفاعی حوالے سے باہر کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ ہم نے اس ملک کے اندر صرف حکومتیں تبدیل ہوتی دیکھی ہیں، چہرے تبدیل ہوتے ہیں۔ لیکن ہمیں اس ملک کے تقدس کا بھی خیال رکھنا ہے۔

جناب چیئرمین! مجھے بعض ساتھیوں کی باتوں پر افسوس ہوتا ہے کہ جب افغانستان کے اندر Russia نے حملہ کیا اور افغانستان کی sovereignty کو، اس کی مملکت کو تہہ و بالا کیا تو ہمارے ملک کے بعض لوگ اسی وقت Russia کے پیچھے دوڑ پڑے اور یہ کہنے لگے کہ افغانستان کے مہاجر بھگوڑے ہیں۔ بعد میں امریکہ نے حملہ کیا تو ان کی نظریں اس کی طرف جانے لگیں۔ جب افغانستان کے اندر اسلامی حکومت تھی تو پاکستان نے سات سال تک اس کو تسلیم کیا۔ اقوام متحدہ میں ان کا نمائندہ تھا تو وہ اس وقت بھی اس کے مخالف تھے لیکن جب کشمیر کے اندر آزادی کی تحریک چل رہی ہے تو یہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ پاکستان والے مداخلت کر رہے تھے، مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ اس کی کیا position ہے۔ جناب والا! مہمند ایجنسی پر جو حملہ ہوا ہے، اس میں ہمارے فوجی جوان، ہماری مملکت کے باسی شہید کیے گئے ہیں۔ اس سے پہلے بھی افغانستان پر جب حملہ ہو رہا تھا تو اسی وقت ہم نے اس House میں کہا تھا کہ امریکہ، یہود اور نصاریٰ کے آپ جتنے بھی تابعدار بن جائیں، آپ چیئرمین صاحب خود قرآن پاک کی بہت زیادہ تلاوت کرنے والے ہیں، قرآن کریم کی تعلیمات یہ ہیں کہ اگر آپ ان کی خواہشات، ان کے مذہب کے جتنے بھی تابعدار ہو جائیں لیکن یہ آپ کے ساتھ وفاداری نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (عربی) ترجمہ: اے ایمان والو آپ کافر، یہود اور نصاریٰ کو راز دار نہ بناؤ، دوست نہ

بناؤ اور اللہ رب العالمین کا یہ بھی ارشاد قرآن کریم میں ہے، جس پر ہم سب کا ایمان ہے۔ یہ چاہ رہے ہیں کہ آپ اپنی حفاظت سے، اپنے اسلحہ سے غافل ہو جائیں۔ (عربی) ترجمہ: پھر یہ ایک ہی مرتبہ حملہ آور ہوں گے اور آپ کو تہس نہس اور ملیامیٹ کر دیں گے۔

جناب چیئرمین! اس وقت ہم نے کہا تھا کہ افغانستان state کو ختم کرنے میں ہمارے اس وقت کے حکمران جو آج بھی بزور بازو بیٹھے ہوئے ہیں ان کا بھرپور حصہ ہے۔ جتنا Bush ذمہ دار ہے اتنے ہی ہمارے اس وقت کے حکمران ذمہ دار ہیں۔ ستاون ہزار حملے پاکستان کے airbases سے ہوئے۔ ان کو وہاں پر جتنا بھی اسلحہ فراہم کیا گیا، جتنی بھی support تھی، intelligence تھی اور یہاں پاکستان کے اندر حیات آباد میں، گوجرانوالہ میں، گجرات میں، فیصل آباد میں، کراچی میں FBI کے لوگوں نے ہمارے آدمیوں کو پکڑا، ان کے خلاف آپریشن کیے۔ ایک ایک بندے کو صرف اس وجہ سے کہ اس کی داڑھی ہے یا اس کا کوئی مذہبی تعلق ہے، اس کو پکڑ کر چھ ہزار اور دس ہزار ڈالروں کے عوض فروخت کیا گیا۔ آج وہاں Guantanamo Bay میں، Cuba کے جزیرے میں لوگ بندروں اور جانوروں کی طرح پنجروں میں قید ہیں۔ وہاں ان کے سامنے قرآن کی بے حرمتی کی گئی اور نعوذ باللہ یہ بات مجھے نہیں کرنی چاہیے لیکن نقل کفر، کفر نہ باشد، کفر کی نقل کرنا، اس کو بیان کرنا کفر نہیں ہوتا۔ ان کے سامنے قرآن کو گندگی کے ڈھیر پر ڈالا گیا، اس پر پیشاب کیا گیا اور ہمارا کوئی احساس بیدار نہیں ہوا۔ آج پاکستان کے اندر چپے چپے میں انگریز، فرنگی سامراج اور امریکہ کے گماشتے، اس کے بدمعاش قسم کے لوگ پھر رہے ہیں۔ ایک confusion ہے، ایک تشویش ہے، ایک اضطراب ہے، کوئی بھی محفوظ نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! آپ جائیں، راستے میں آپ بھی محفوظ نہیں ہیں۔ ہم جائیں، ہم بھی محفوظ نہیں ہیں۔ ہمارے ملک کے تقدس کو پامال کیا گیا ہے۔ اگر ہم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل نہ کریں، اگر ان کے دین پر عمل نہ کریں، ان کے ارشادات پر عمل نہ کریں تو یقین جانیں کہ اس ملک کا پھر جو حشر ہو گا وہ افغانستان جیسا ہو گا، وہ عراق جیسا ہو گا۔ آج NATO کی بات ہو رہی ہے۔ NATO and U. N امریکہ کی لونڈیاں ہیں۔ ان کو فلسطین میں نظر کیوں نہیں آ رہا ہے کہ وہاں پر بیت المقدس کے تقدس کو پامال کیا گیا، وہاں پر مسلمانوں کی ماؤں اور بہنوں کی عزتوں کو لوٹا گیا، وہاں پر

اس کو کچھ نظر نہیں آ رہا ہے۔ اس کو صرف مشرقی تیمور میں نظر آ رہا ہے۔ اس کو صومالیہ میں نظر آ رہا ہے۔ اس کو عراق اور افغانستان میں نظر آ رہا ہے۔ یہاں NATO forces کو آپ دیکھیں، اقوام متحدہ کی forces کو آپ دیکھیں انہوں نے مسلمان کے لئے کچھ کیا ہے تو ہمیں بتا دیں۔

جناب چیئرمین! حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ جہاد واحد راستہ ہے اور ہمارے پاکستان کی افواج اور آرمی کے بیج پر لکھا ہوتا ہے، اس بیج کی headings سے اس کے مقاصد معلوم ہو جاتے ہیں کہ ایمان، تقویٰ جہاد فی سبیل اللہ۔ Bush دنیا کا سب سے بدترین شیطان ہے۔ اس کے دوست بدترین شیطان ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (عربی)۔ اگر جہاد فی سبیل اللہ ہمارے اس ملک اور ہماری فوج کا ایک عنوان ہے تو اسی عنوان پر عمل کرنا چاہیے۔ اگر آج ہمارے Foreign Office نے اس پر stand لیا ہے لیکن اگر اس stand پر وہ قائم نہیں رہے تو پھر مجاہدین اپنی طرف سے کارروائی کریں گے اور انشاء اللہ آپ دیکھ لیں گے کہ اس کا بدلہ ضرور لیا جائے گا۔ مہمند ایجنسی کا بدلہ ضرور لیا جائے گا اور فوج کے شانہ بشانہ ہم لڑتے رہیں گے۔ جہاد دنیا سے نہیں مٹ سکتا، خواہ اس کو کوئی بھی نام دیں۔ آج دنیا کے سرمایہ دار، آج دنیا کے لوگوں کا ایک ذہن بنا ہوا ہے کہ جہاد کو convert کیا جائے اور دہشت گردی کے نام سے اس کو موسوم کیا جائے، جہاد کو بدنام کرنے کے لئے دہشت گردی کا ناجائز اور پلید قسم کا ایک عنوان تلاش کیا گیا۔ سب سے بڑا دہشت گرد امریکہ ہے۔ سب سے بڑا دہشت گرد Bush ہے۔ Barack Obama کے بیانات بھی آپ دیکھیں ایران کے خلاف، فلسطین کے خلاف اسرائیل اور یہودیوں کے حق میں، یہاں تک کہ اس نے حرم کے خلاف بھی بیانات دیئے۔ جناب چیئرمین! ہم یہاں سے اعلان کرتے ہیں کہ ہماری coalition government انشاء اللہ اس پر stand لے گی، ساری اپوزیشن اور سارا House اس پر stand لے گا لیکن اگر نہیں لیا تو پھر مجاہدین اپنی کارروائیاں کرتے رہیں گے اور جہاد کا اعلان وہاں پہاڑوں کے اوپر سے اونچی آواز میں ہوگا اور جہاد کے متعلق اللہ رب العالمین نے فرمایا ہے کہ جہاد میں یہ نہیں کہ مال غنیمت مل جائے گا۔ جہاد میں یا تو غازی بننا ہے یا شہید بننا ہے اور ایک ہی دن موت آئے اور اس حالت میں آئے کہ اللہ ہم سے راضی ہو۔ اس ملک کی حفاظت انشاء اللہ و

تبارک و تعالیٰ ہم اپنے خون کے آخری قطرے سے بھی کریں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر محمد ساعد۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

Mr. Chairman, I will not repeat what has already been said by my friends and I would like to be very brief and specific to the topic. Mr. Chairman, the attack of the NATO forces on the Frontier Corps Post on the North Western Frontier is a naked aggression. It is a naked aggression in which the land forces and also the airforce of the NATO and America participated. It is a naked aggression because in this the F.C. Post was completely destroyed, 12 persons including one Major was also martyred.

Mr. Chairman, what has happened is not something new, it is not something surprising. It is a part of the American policy, declared policy of hot pursuit and this has been going on in our frontier. The violation of our space by the NATO aircraft by the NATO predator is a routine and it is daily affair. Mr. Chairman, it is a naked aggression and it should not be taken very easily and also Mr. Chairman, its response should not be a verbal protest. The response should not be a mere verbal condemnation. The response should not be a joint investigation. The response should not be summoning and calling the US Ambassador to the Foreign Office.

Mr. Chairman, we should recognise that what is happening on our North Western Forntier and what has happened yesterday, is something of our own making. We have participated on our own in the so

called war against terror and we have willingly participated in this coalition force against the war of terror. Mr Chairman, therefore, we would like to know and this House has the right to know on what terms and conditions we have participated in this war against terror. As one of my friends pointed out we would also like to know as to why we have allowed the FBI agents to arrest anybody whom they suspect to be anti-American and to be taken away to the Guantanamo Bay or the Bulgram Post in Afghanistan. And lastly Mr. Chairman, we should recognise that we have paid very heavily to this participation in the war against terror. We have paid very heavily because the North Western Frontier is not safe. We have paid heavily because there is political unrest. We have paid very heavily because there is a law and order situation within the country.

Mr. Chairman, we should declare that enough is enough and we should call it a day and we should immediately withdraw from this war against terror. Thank you very much.

جناب چیئرمین: مولانا گل نصیب خان۔

سینیٹر مولانا گل نصیب خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ نے اس اہم موضوع پر بات کرنے کا موقع عطا فرمایا جس کے لئے میں شکرگزار ہوں۔ 9/11 کے بعد امریکہ نے امت مسلمہ کے خلاف باقاعدہ اعلان جنگ کیا ہوا ہے اور امت مسلمہ کے دو اہم ممالک افغانستان اور ایران عملاً اس جنگ کا شکار ہوئے ہیں اور پاکستان جو اس پوری جنگ میں جو امت مسلمہ کے خلاف ہو رہی ہے امریکہ کا ایک اتحادی ملک ہے۔ آج ہمیں جس بات پر سب سے زیادہ دکھ ہے، وہ یہ ہے کہ مہمند ایجنسی پر جو حملہ ہوا ہے یہ ہمارے اتحادی ملک امریکہ اور NATO

force نے کیا ہے۔ اگر ہمارے کسی مخالف اور دشمن ملک کی طرف سے یہ حملہ ہوتا تو ظاہر ہے ہمیں اتنا دکھ اور افسوس نہ ہوتا جتنا دکھ اور افسوس اس بنیاد پر ہے کہ امریکہ کے ساتھ ہمارا تمام معاملات میں اتحاد ہے اور پھر 9/11 کے بعد جو پالیسی بنائی گئی اور اس میں ہم نے ساتھ دیا۔ تو جناب چیئرمین! آٹھ سال کے دورانیے میں اٹھارہ تاریخ کو پوری قوم نے اس خارجہ پالیسی کو اور اس پوری حکمت عملی کو مسترد کر کے اس ملک کا اقتدار اعلیٰ ایسی قوتوں کے حوالے کیا جو اس پالیسی کے خلاف تھیں اور ہم یعنی جمعیت علمائے اسلام نے جو اس وقت حکومت میں شریک ہے اس بنیاد پر شراکت قبول کی تھی کہ اس ملک میں اتحاد کی حکومت ہو، اس وجہ سے کہ امریکہ کے ظلم اور جبر اور اسکے دباؤ کا کوئی ایک جماعت مقابلہ نہیں کر پائے گی۔ ہمیں پوری قوم کو متحد ہونا ہے تاکہ ہم ان کے مظالم اور ان کی پالیسیوں سے نجات حاصل کر سکیں۔

جناب چیئرمین! آج معلوم ہو رہا ہے کہ دنیا میں کوئی قانون نہیں ہے، کوئی ضابطہ نہیں ہے، جنگل کا قانون ہے۔ جو جتنا طاقتور ہے، طاقت کے بل بوتے پر وہ کسی دوسرے ملک پر بغیر کسی قاعدے اور کلیئے کے حملہ کر سکتا ہے۔

جناب چیئرمین! لہذا گزشتہ حکومت اور اس حکومت میں اتنا فرق تو ہم نے محسوس کیا ہے کہ گزشتہ حکومت میں اگر امریکی حملہ کرتے تھے تو ہم اس کو اپنے ذمہ لے لیتے کہ ڈمہ ڈولہ پر جو حملہ ہوا ہے وہ امریکی فورسز نے نہیں کیا وہ ہم نے کیا ہے اور ہم اس کی مذمت کرنے کی پوزیشن میں بھی نہیں ہوتے تھے۔ آج تو موجودہ حکومت نے پچھلے حملے کی بھی اور آج کے حملے کی بھی باقاعدہ مذمت بھی کی ہے اور ان کی ذمہ داری بھی امریکہ پر ڈالی گئی لیکن جناب چیئرمین! یہ بات واضح ہے کہ اگر امریکہ قوت کے بل بوتے پر دنیا فتح کرنا چاہتا ہے تو ملک تو فتح کرے گا لیکن نظریات، فکر اور عقائد کو وہ فتح نہیں کر سکے گا اور اگر وہ زعم میں ہے تو اب تک وہ فلسطین کو بھی فتح نہ کر سکا اور فلسطین کے چھوٹے بچوں نے بھی امریکیوں پر پتھروں سے وار کئے لیکن اپنے نظریات، فکر اور اپنی سرزمین کا سودا نہیں کرنے دیا۔

جناب چیئرمین! اگر ہم اس ملک کی پوری تاریخ پر نظر دوڑائیں تو محترم جنرل ایوب خان صاحب، محترم جنرل یحییٰ صاحب، محترم جنرل ضیاء الحق صاحب، محترم جنرل پرویز مشرف صاحب، یہ فوج کے سربراہان رہ چکے ہیں اور اس ملک کے صدور بھی رہ چکے ہیں۔ اگر ہم فوج کی

مداخلت حکومت میں برداشت کرتے چلے آرہے ہیں اور وہی فوج اور وہی جنرل ملک کی سرحدوں کے تحفظ کے متعلق نہیں سوچ رہے تو جناب چیئرمین! پھر پوری قوم یہ بات سوچنے پر مجبور ہوگئی ہے کہ قوم اپنی سرحدوں کا تحفظ خود کرے گی اور وزیرستان سے لے کر باجوڑ تک جتنے بھی مسلمان بستے ہیں اور جتنے بھی قبائل بستے ہیں انہوں نے ہمیشہ اپنے ملک کی سرحدوں کا تحفظ کیا ہے اور ہمیشہ لڑے ہیں اور آج امریکہ کی وجہ سے اور اس کی پالیسیوں کی حمایت کی وجہ سے ہمارے پورے ملک کا امن و امان برباد ہے۔ سوات میں امن و امان برباد ہے، باجوڑ میں امن و امان نہیں ہے اور وزیرستان میں امن و امان نہیں ہے اور پورے ملک میں خودکش حملے ہو رہے ہیں اور یہ سارے کے سارے امریکہ کی وجہ سے ہو رہے ہیں۔ میں بصد احترام یہ کہوں گا کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہم اپنی خارجہ پالیسی تبدیل کریں اور جو نعرہ ہماری حکومت نے ابتدائی طور پر لگایا تھا کہ اب ہمارے فیصلے پارلیمنٹ میں ہوں گے ، اب ہمارے فیصلے قوم میں ہوں گے اور ہمارے فیصلے کوئی جنرل نہیں کرے گا لہذا، اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنی خارجہ پالیسی پر باقاعدہ دوبارہ نظر ڈالیں، اس کو تبدیل کریں اور امریکہ جو ہمارا اتحادی ملک ہے اس کے اتحاد سے ہم نکلنے کا اعلان کریں اور اس کے خلاف ہم یہ اعلان بھی کریں اور سینیٹ یہ اعلان کرے کہ پاکستان میں بسنے والے کسی امریکی کی زندگی کی حفاظت کی ضمانت نہیں دے سکتے جب تک کہ امریکہ پاکستان پر حملے کرتا ہے اور پاکستان کے مسلمانوں کا خون اس سے محفوظ نہیں ہے تو پھر ہم اس ملک کے اندر کسی امریکی کو اور NATO فورس کے ساتھ رہنے والے کسی فوجی کی حفاظت کی ذمہ داری نہیں لے سکتے۔

جناب چیئرمین! میں بصد احترام یہ عرض کروں گا اور جیسا کہ اکثر سینیٹر حضرات نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اس واقعہ کی ایک متفقہ قرارداد مذمت کی بھی آنی چاہیے اور اس میں خارجہ پالیسی کی تبدیلی کے بارے میں بھی واضح اشارہ آنا چاہیے۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کرتے ہوئے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر عبدالرشید صاحب۔

سینیٹر عبدالرشید: شکریہ جناب چیئرمین! میں انتہائی اختصار سے بات کرتا ہوں۔ آج

مہمند ایجنسی کی سرزمین اور خاص کر ایک چیک پوسٹ پر NATO forces کی طرف سے حملہ ہوا ہے جس میں آخری اطلاع تک چالیس افراد شہید ہوئے ہیں اور میری ذاتی اطلاع یہ بھی ہے کہ حملوں کا یہ سلسلہ ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا اس کے بعد مجھے علم نہیں کہ یہ سلسلہ ابھی جاری ہے یا بند ہو گیا ہے۔

جناب والا! میرے خیال میں NATO forces کی طرف سے یہ پہلا حملہ نہیں ہے بلکہ دو، تین سال سے فاٹا کی سرزمین پر حملوں کا یہ سلسلہ جاری ہے جس کے نتیجے میں ہماری سینکڑوں عمارات، مساجد، مدارس، بچے، عورتیں اور مدارس کے طلباء شہید ہوئے ہیں لیکن بدقسمتی سے آج تک ان واقعات کے ردعمل میں ہماری حکومت کی طرف سے کوئی موثر احتجاج سامنے نہیں آیا۔ گزشتہ 23 اپریل کو جب NATO forces نے باجوڑ ایجنسی کی ایک چیک پوسٹ پر حملہ کیا جس میں چھ افراد شہید ہوئے اسی وقت میں نے ایوان میں اس واقعہ کو اٹھایا اور اسی وقت میں نے وزیر خارجہ صاحب سے استفسار کیا کہ ایوان کے اطمینان کے لیے آپ بتائیں کہ ان واقعات کی روک تھام کے لیے آپ نے کیا اقدامات کیے ہیں؟ آپ کا ردعمل کیا ہے ؟ آپ کی حکمت عملی کیا ہے؟ لیکن افسوس کہ وزیر موصوف نے میرے استفسار پر لب کشائی سے گریز کیا۔

جناب والا! یہ صرف مہمند ایجنسی یا باجوڑ ایجنسی کا مسئلہ نہیں، پورے فاٹا کی یہی صورتحال ہے کہ وہاں پر بدامنی کے ساتھ ساتھ، ملکی فوجی جارحیت کے ساتھ ساتھ، بیرونی فوجی مداخلت اور جارحیت جاری ہے جو ایک آزاد و خودمختار ملک اور قوم کے لیے ناقابل برداشت عمل ہے۔ جناب والا! عجیب بات یہ ہے کہ ہمارے ملک کی روایت ان حملوں کے حوالے سے یہ ہے کہ ہم واقعات کے ردعمل میں صرف احتجاج پر اکتفا کرتے ہیں ۔ کبھی ہم یہ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کی تحقیقات کریں گے، کبھی ہماری حکومت یہ کہتی ہے کہ یہ حملہ امریکہ سے غلطی سے ہوا ہے۔ جناب والا! جو چیز روز روشن کی طرح عیاں ہو اور پھر مہمند ایجنسی میں جو واقعہ ہوا اس کے بعد امریکہ کی طرف سے اعتراف اور اقرار کا جو بیان سامنے آیا ہے اس کے بعد تاویلوں اور تحقیقات کی ضرورت باقی نہیں رہی ۔

جناب والا اس وقت بیرونی حملوں کے ساتھ ساتھ ملک میں بدامنی کی جو فضا ہے،

شدت اور اشتعال کی جو کیفیت ہے/ ، خودکش حملوں کی جو صورتحال ہے یہ ایک حقیقت ہے، اس کو تسلیم کرنا چاہیے۔ میں بھی تسلیم کرتا ہوں کہ یہ صورت حال ملک میں ہے اور اس پر مجھے دکھ ہے ۔ ہر پاکستانی اور ہر محب وطن کو اس پر دکھ ہے ۔ ان خودکش حملوں کے نتیجے میں ہماری بہت ساری قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہیں تو یہ ایک حقیقت ہے اس کو تسلیم کرنا چاہیے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایک اور حقیقت کو بھی تسلیم کرنا چاہیے کہ اس وقت ملک میں جو بدامنی ہے اور جو خودکش حملے ہو رہے ہیں، شدت اور اشتعال کی جو کیفیت ہے یہ ان مظالم کا ردعمل ہے جو آٹھ سالہ دور حکومت میں اس قوم کے ساتھ روا رکھے گئے ہیں۔ جناب والا! اس وقت بیرونی حملوں کی جو صورتحال ہے یہ بھی گزشتہ آٹھ سالہ دورحکومت کی غلط اور امریکہ نواز پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔ لہٰذا جناب چیئرمین ! میں اپیل کرتا ہوں کہ اس وقت ملک میں جو جمہوری اور عوام کی منتخب ایک نمائندہ حکومت موجود ہے اس کو ان واقعات کی روک تھام کے لیے عملی اقدامات اٹھانے چاہئیں اور آج سے حکومت کی طرف سے امریکہ کے ساتھ اتحاد ختم کرنے کا اعلان ہونا چاہیے اور ایک آمر کی ظالمانہ پالیسیوں کے تسلسل کو برقرار رکھنے کی بجائے ان کو یکسر ختم کرکے اپنے ملک پر رحم کرنا چاہیے، اپنے عوام پر رحم کرنا چاہیے اور اپنی فوج پر رحم کرنا چاہیے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: مولانا محمد صالح شاہ۔

سینیٹر مولانا محمد صالح شاہ قریشی: شکریہ جناب چیئرمین صاحب! نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اظہار خیال کا موقع دیا۔ وقت بھی نہایت نازک ہے اور میں انشاء اللہ وقت کی نزاکت کا بھی خیال رکھوں گا۔ جناب چیئرمین! مجھے ایک بزرگ کے بارے میں ایک شعر یاد آیا۔ ایک بزرگ اپنی دعا میں اللہ رب العزت سے یہ التجا کر رہا تھا اور اپنی دعا میں یہ شعر انہوں نے پڑھا۔(عربی) وہ التجا میں یہی فریاد اللہ کے سامنے کر رہا تھا۔ یا اللہ مجھے آپ کے دروازے کے کھٹکھٹانے کے علاوہ اور کوئی بہانہ ہے ہی نہیں۔ یا میرے رب اگر آپ مجھے اپنے دروازے سے محروم واپس کرلیں تو مجھے دوسرا دروازہ کھٹکھٹانے کے لئے اللہ آپ بتائیں۔ دوسرا دروازہ کھٹکھٹانے کے لئے اپنے مسائل حل

کرنے کے لئے آپ کے سوا تو ہے ہی نہیں۔

جناب چیئرمین صاحب! سینیٹ کے انتخاب ہونے سے پہلے جب میں سینیٹ میں نہیں آیا تھا تو میں یہ سوچ رہا تھا کہ اس پارلیمنٹ میں، قومی اسمبلی اور سینیٹ کے ہاؤس میں اگر کچھ ایسے مسائل پیش آ جائیں اور ان پر احتجاج کیا جائے تو اس کے عجیب و غریب نتائج ہوں گے۔ ملک میں عجیب و غریب اثرات مرتب ہوں گے۔ جناب چیئرمین صاحب! میں صد افسوس کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک دفعہ تو نہیں ہوا ہے۔ یہ کوئی ناگہانی واقعہ تو نہیں ہے۔ ہمیشہ یہ حملے ہوتے رہے ہیں۔ وزیرستان سے لے کر باجوڑ تک یہ ایک حملہ تو نہیں ہے۔ جیسا کہ پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ تقریباً ۳ درجن سے زیادہ حملے ہو چکے ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب! میری گزارش یہ ہے وقت کی نزاکت کی خاطر پچھلے ۸ سالوں میں جو غلامی کی زنجیریں ہماری گردنوں میں لٹک رہی ہیں۔ درخواست یہی ہے کہ ان غلامی کی زنجیروں سے ہمیں نجات دلائیں۔ جناب چیئرمین صاحب! اس ہاؤس کی وساطت سے ہم یہی فریاد اور یہی چیخ حکومت تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ یہ حملہ درحقیقت مہمند پر نہیں ہوا۔ جناب چیئرمین صاحب! یہ حملہ مہمند پر نہیں ہوا ہے۔ یہ حملہ وزیرستان پر نہیں ہوا ہے۔ یہ حملہ قبائلیوں پر نہیں ہوا ہے۔ میں اس Floor پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں یہ حملہ درحقیقت ہمارے دارالخلافے اسلام آباد پر ہوا ہے۔ یہ کیوں ہوا ہے؟ قبائل ہمارے ملک کے شہری نہیں ہیں، قبائلی علاقے ہمارے پاکستان کا حصہ نہیں ہیں؟ یہ قبائل ہیں کون؟ جناب چیئرمین صاحب! میں نہایت ادب سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ پچھلے ۸ سالوں کی جو پالیسی ہے اگر اس پر نظرثانی کریں اور اس پالیسی میں تبدیلی کا عمل شروع کریں تو انشاء اللہ یہ پوری قوم اس عذاب سے نجات پائے گی۔ اگر ہم نے اپنی پالیسی پر نظرثانی نہ کی تو یہ حقیقت ہے کہ اس عذاب میں ہم ہر وقت مبتلا رہیں گے۔

جناب چیئرمین صاحب! مجھے وہ واقعہ بھی یاد ہے۔ پچھلے سالوں کے دوران ایمل کانسی کے کیس میں ایک امریکن جج نے پورے پاکستانیوں کے خلاف ایک بات کی تھی کہ پاکستانی قوم تو ایسی ہے کہ چند ڈالروں کے عوض پاکستانی شہری اپنی ماں کو بھی ہمارے حوالے کر دے گا۔ اس کی ماں سے بھی آپ ایسی حرکات کر سکتے ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب! مجھے اس وقت مزید بولنا مناسب نہیں لگتا۔ فاضل ساتھیوں نے بہت اچھے انداز میں اور بہت وضاحتی انداز

میں اپنی معروضات آپ کے سامنے پیش کی ہیں۔ میں دوبارہ یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلی پالیسی پر نظرثانی کرکے پاکستان کے مستقبل پر رحم فرمائیں۔ انشاء اللہ اگر ہم نے پالیسی میں تبدیلی لائی تو یہ ہمارا اپنے عوام، ملک اور اس دارالخلافہ پر رحم اور کرم ہوگا۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: That completes the speakers that we had on this issue.

آغا صاحب! دعا کرا لیں۔ مولانا گل نصیب صاحب سے میں التجا کرتا ہوں کہ مہربانی کرکے دعا فرمائیں۔

(اس موقع پر مہمند ایجنسی میں امریکی حملے سے ہلاک ہونے والوں کے لئے دعا مانگی گئی)

Mr. Chairman: I have two other brief announcements. One is regarding the procedure that we have to follow for the Finance Bill. We have got copy on the table also but as it is a tradition for the record I read it out also.

"The Finance Bill, 2008, containing Annual Budget Statement, has been laid on the Table of the House today i.e. on 11th June, 2008, a member, desiring to give a notice of a proposal for making recommendations to the Finance Bill, 2008 containing the Annual Budget Statement, should submit such notice to the Senate Secretariat by 6.00 p.m. on Friday, the 13th June, 2008 at the latest.

The proposals received for making recommendations shall, on a motion, be referred to the Senate Standing Committee on Finance.

The Committee shall consider these proposals for making recommendations on 14th, 15th and 16th June, 2008, and would submit its report to the House in the morning sitting of the Senate on 17th June,

2008.

In the mean time the Senate would discuss the Finance Bill, 2008 containing the Annual Budget Statement from 14th June, 2008. The Senate would also consider the report of the Committee and finalize its recommendations." Yes, Bhinder Sahib.

## Point of Order

### Amendment in Certain Laws Under the Umbrella of Finance Bill

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب چیئرمین! میں آپ کی اور ہاؤس کی اطلاع کے لئے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جناب والا! آپ نے ہمیں دو دن دیے ہیں کہ ہم recommendations کریں۔ جناب! یہ ملاحظہ فرمائیں کہ یہ Finance Bill, 2008 جو Government نے پیش کیا ہے۔ اس میں جناب 27 pieces of legislation کو amend کیا گیا ہے۔ اب یہ اندازہ فرمائیے کہ میں اب 27 pieces of legislation لائبریری سے لے کر جاؤں اور اس کے بعد ان کا comparison کروں اور ان کی ساری clauses کا اور Income Tax Act کا، Security Exchange Act کا اور جناب اس میں Penal Code کو کر دیا گیا ہے Money Bill کے طور پر، Criminal Procedure Code کو ڈال دیا گیا ہے Money Bill کے طور پر۔ Judges کی تعداد سپریم کورٹ کی بڑھانی ہے تو وہ شامل کر دی گئی ہے Money Bill کے طور پر۔ جناب! یہ ساری چیزیں جو ہو رہی ہیں۔ ہم جب ادھر بیٹھے تھے، تب بھی یہ اعتراض کرتے تھے جب ہم حکومت میں تھے۔ اب ہم اپوزیشن میں ہیں لیکن جناب والا! یہ ایک ریت بن گئی ہے، یہ ایک رواج بن گیا ہے، کیسے ممکن ہے کہ میں justify کر سکوں۔ میں نے پچھلی دفعہ بھی عرض کیا تھا کہ میں باوجود اپنی تمام کوشش کے ۲ دن میں ۲ بل دیکھ سکا تھا۔ اب ۲۷ بل جو ہیں، ان کا حجم دیکھ لیجیے جناب! ان کی amendments جو ہیں یہ 152 amendments ہیں۔ ایک amendment جو ہوتی ہے یہ اس طرح نہیں ہے کہ یہ اسی وقت سمجھ آ جاتی ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے۔ In clause so and so for the word so

اس کے لئے پہلے میں original Act and so substitute so and so shall be read.
دیکھوں، پھر میں اس کو دیکھوں، پھر میں اپنی عقل کے مطابق amendment تجویز کروں تو اس کے لئے جناب! مجھے وقت چاہیے اور وقت تو آپ کو معلوم ہے، ہمیں پہلے ہی ۲ دن بہت کم دیے جاتے ہیں۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں اس ہاؤس کی اطلاع کے لئے اس حکومت سے کہ کیا یہ ہمارے لئے ممکن ہے کہ ہم 27 pieces of legislations کو دو دن میں study کرکے تمام کی تمام proposals آپ کے سامنے رکھ دیں کہ یہ ہماری proposals ہیں۔

جناب! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ legislative atrocity ہے، یہ ظلم ہے کہ اس طرح سے legislation کی جائے اور پھر Finance Bill میں۔ مقصد یہ ہے کہ ہمیں Two Houses میں نہ جانا پڑے۔ جناب والا! یہ practice درست نہیں ہے۔ یہ Parliament کی conventions کے خلاف ہے۔ Parliament کی precedence کے خلاف ہے۔

میں جناب قائد ایوان سے جو کہ ہمیشہ قانون کی عمل داری اور legislation کی supremacy کے لیے کہتے رہے ہیں اور تقریریں کرتے رہے ہیں، میں ان سے جناب والا! مؤدبانہ التماس کروں گا کہ وہ اس پالیسی پر نظرثانی فرمائیں اور جناب والا! ہم پر رحم فرمائیں کہ اگر ہم کچھ contribute کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں موقع دیجیے کہ ہم contribute کر سکیں لیکن اس طرح ہم contribute نہیں کر سکتے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! بھنڈر صاحب نے بڑی اہم بات کی ہے۔ میں ابھی بیٹھا ہوا پڑھ رہا تھا اور میں نے اپنا سر پکڑا ہوا تھا کہ ہمارے بار بار کہنے کے باوجود کس دیدہ دلیری سے ان تمام قوانین کو، جن کا کوئی تعلق Money Bill سے نہیں ہے، اس کے اندر لایا گیا ہے اور substantive amendment حتیٰ کہ سپریم کورٹ کے ججوں کی تعداد، جس کا کوئی تعلق کسی بھی Money Bill سے نہیں ہو سکتا، وہ بھی اس میں شامل ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ بات ختم ہونی چاہیے اور اس کی کوئی حد ہونی چاہیے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں تجویز کروں گا کہ اگر ایوان اس سے اتفاق کرے اور قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف تیار ہوں تو ہم یہ کر سکتے ہیں کہ دو دن کے اندر جو substantive issues ہیں ان پر تو discussion

کرلیں لیکن جہاں تک Money Bill کے text میں amendment کا تعلق ہے اس میں دروازہ کھلا رکھتے ہیں تاکہ اگر ان دو دنوں کے بعد بھی، جو قانون دان اس پر کام کر رہے ہیں، وہ لائیں، وہ route ہوں گی سینیٹ کے ذریعے سے ہی لیکن یہ ہے کہ گویا ان کی second installment بھی آسکتی ہے تاکہ ہم ان پانچ دنوں کے اندر اندر یہ سارا کام کر سکیں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Agha sahib, Raza sahib, any comment on that?

سینیٹر کامل علی آغا: مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! کمیٹی کے لیے possible نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین: کیا ان کو بھی کوئی time دیا ہوا ہے؟ کوئی deadline دی ہوئی ہے؟

سینیٹر میاں رضا ربانی: جی ہاں۔ We moved an amendment کہ سات دن کو 14 دن کیا جائے۔ اب یہ تو ایک Constitutional restraint ہے اور یہ ہم نہیں لے کر آئے، یہ 17 ویں ترمیم کے اندر ملا ہے۔ I appreciate their difficulty but there is very little that can be done at this stage.

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: مختصر گزارش کرتا ہوں کہ یہ بات تو درست ہے کہ یہ 17th Amendment کے تحت لایا گیا ہے اور اس پر سینیٹ میں بحث ہوتی ہے۔ بحث تو بلاشبہ سات دن ہوگی جیسے یہ فرما رہے ہیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ Money Bill میں جو کچھ ہو رہا ہے، substantive laws کو amend کیا جا رہا ہے۔ اصل میں یہ افسوس ناک صورتحال ہے۔ صورتحال پر سوچنے کی ضرورت ہے کہ اس کو اگر Money Bill کا حصہ نہ بنایا جائے تو پھر شاید ہمیں زیادہ دنوں کی ضرورت نہ پڑے لیکن اگر ایسی صورتحال ہو تو اس میں مزید دنوں کی ضرورت ہوگی۔ یہ حکومت کی طرف سے غیر قانونی اقدام اٹھایا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: اس پر ہمارے ساتھی جو بھی recommendations دیں، اس کو سوچ سمجھ کر minimum رکھ کر دیں۔ ہم continuously دو دو sittings رکھیں گے۔ اس کا schedule روزانہ صبح دس بجے سے ڈیڑھ بجے تک پھر تین سے آٹھ بجے تک ہوگا اور اگر

آگے ضرورت ہوئی تو وہ بھی کریں گے۔ پھر یہ ہے کہ دس منٹ ہوں گے ممبران کے لیے اور Parliamentary leaders کے لیے پندرہ منٹ اور میری یہ عرض ہو گی کہ repetition نہ ہو تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ بول سکیں اور وقت کی پابندی بھی کی جائے۔ جو administrative details تھیں وہ ہوگئی ہیں۔ میں اب leave applications پڑھ دیتا ہوں' then we will adjourn. رضا صاحب! کیا آپ نے پتا کیا تھا کہ ہمارے Press کے مہربان کیوں چلے گئے؟

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! میں اوپر گیا تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ Press کی ایک حد تک legitimate complaint تھی کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے ابھی بجٹ کی بھی coverage کرنی ہے اور سینیٹ کی بھی coverage ہونی ہے اور اب گیارہ بج گئے ہیں۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ ہم خبریں کس وقت بھیجیں اور پھر یہ ہوگا کہ بجٹ کی وجہ سے ویسے ہی space کم ہوگی اور یہ جو debate ہوئی ہے یہ غالباً papers میں reflect نہیں ہو پائے گی اور انہوں نے بجٹ کی بھی coverage دینی تھی' اس لیے وہ دوست یہاں سے نکل گئے۔

## Leave of Absence

جناب چیئرمین: ایک specific issue تھا۔ میر اسرار الحق خان نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 9 تا 13 جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر خالد محمود سومرو ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 5 اور 6 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سید محمد حسین ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 43 ویں اجلاس کے دوران مورخہ 7 تا 14 مئی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین:** جناب وسیم سجاد نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 11 اور 16 جون تا اختتام حالیہ اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین:** جناب آصف جتوئی نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 4 تا 11 جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

**Mr. Chairman:** We will now adjourn to reconvene on Saturday morning at 10.00 A.M. sharp *Insha Allah.*

---

*(The House was then adjourned to meet again on Saturday the 14th June, 2008 at 10.00 A.M.)*

---